

سچی

PDFBOOKS.FREE.PK

www.pdfbooks.free.pk

گوراج پورو بھارت کے صوبہ اتر پردیش کا ایک گناہ گاروں کا
 دریا ہے جہاں کے گناہ گاروں نے اس چھوٹے سے گاؤں کی آبادی
 زیادہ تر غریب لوگوں پر مشتمل ہے۔

دیوین کو اسی طرح جو ذات کا رہتا ہے اس گاؤں کا ایک
 غریب اور گناہ گار ہے اس نے اپنے والدین کے لئے
 اسی مسافروں کو بھرتا کر دیا کرتے تھے لیکن جب حکومت نے
 اس پر پابندی عائد کر دی تو ان کا یہ پیشہ ختم ہو گیا اور وہ
 وہاں کے زمین ملی ہوئے تھے۔ ان کے لئے کوئی اور

ہمدان کا کام بھی کر لیتا تھا اس کے دو جوان کی آمدنی تھیں
 دو سو پانچ سو سے زائد تھی اس کی بی بی سو گھر کے کاموں سے
 غائب ہو کر سی ٹی وی پر چند پیسے کما لیتی تھی کھارو کھیتوں میں کام
 کرنے بھی جلی جاتی اس کا گھر بیٹوں کا، گارے سے بنا ہوا ہے اس
 گھر سے ایک طرف دریائے ہما کا کنارہ اور دوسری طرف وادی
 چناب کی گھاٹیاں صاف دکھائی دیتی ہیں۔

1960ء میں راج وین کی بی بی سو نے ایک لڑکی لالچم بنو جس کا نام
 رگنی رکھا گیا راج وین گلارے کی بی بی انکھ پر تھوڑا سا ہاتھوں ہوا کیونکہ ہر
 غریب آدمی کی طرف سے بھی بیٹے کی تنہا تھی غریب آدمی غنی کو بہ
 اور بیٹے کو بہ ماپے کا سہارا لگتا ہے ہاتھ پر کوئی تھنی ہاتھ نہیں دیتا
 میں ایسے واقعات بھی دیکھ گئے ہیں کہ سات بیٹے و بیل جان ہی
 گئے اور ایک غنی شخص نے بہرہ لے لیا تھا راج وین ماپے کا سہارا بن گئی۔

وہاں یہ کانپاں تھا کہ بیٹوں پر دیر نہ گتہ نازل کرتے ہیں اور اس
برکت سے وہ پکائی حوصلہ ہے بیٹے کو یہاں کی طرف سے قوت
اور بہت مولا ہوتی ہے جس سے گھر میں لکھی آہتی ہے۔

پھر گھر سے بعد مولا ہو رہا امید سے ہوئی دیر دین خوش ہوا سے
یعنی تم کہ اس دفعہ ضرور چنا سو گاناں یعنی کے بعد اسے رکنی سے بھی
چوٹا قریب ہو اس نے سہ چاکم از کم رکنی اپنے بھائی کو سنبھال لیا
کرے گی اس طرح اس کی بی بی کو سہولت ہو گی لیکن جب سوا نے
دو بار ایک بی بی کو ختم دیا تو اس کا دل ذرا بگیا شاید بھگوان بھی اس
کے خلاف ہو گیا تھا اس نے اس کے کندھوں پر ایک اور بوجھ ڈال دیا
تو اسے بیٹوں کی ضرورت تھی اور بھگوان اسے دیکھا رہنے پر ملا ہوا
تھا لڑکیاں مصیبت ہوتی ہیں پر ایسا صحن ہوتی ہیں انہیں پال پوس کر
پاسے لوگوں کے پر نہ رہا چڑتا ہے بھی نہیں بلکہ انہیں جیڑ بھی چاہتا

بچہ جسے جب دیر دیر سے اپنی دوسری بیٹی کو دیکھا تو اس کا دل اس کے خلاف ہو گیا۔

اس بیٹی کا نام پھولن دیر فی رکھا گیا۔

دیر دیر بیٹی اس بیٹی کی آمد پر بڑا رنجیدہ اور دہمکھم ہوئی پہلے ہی دن اپنے باپ کی محبت سے محروم ہوئی اور یوں اسے اپنی زندگی سے پہلے روزِ نفرت ملی گئی۔ کلاں نے باپ نہیں ہاتھ تھا کہ اس کی نفرت پہلی نفرت سے بہت نہیں ہوئی وقت کے ساتھ ساتھ پھولن دیر کی اور.....

یعنی پھولن کی ملک کو پھولن کی بہانے نفرت کے دہکتے انگاروں میں جھونک دیا گیا۔ گھر پر ان طریقوں سے نفرت اپنی بھانجی جاننے کی تو پھولن کی ملک شعلہ جلا۔ ان جاننے کی اور پروردگار نے اس کی دہشت سے قہر لے لیا۔

پھولن دیر کی نفرت اور نفرت کے ماحول میں پھولن نے جینے لگی

اس پر مستزاد یہ کہ وہ چینی، ناک اور دوسرے ہتھوں والی ایک بے کشش
 سی ٹری کی ہوش سنھالے ہی جب اس نے اپنے ارد گرد اُفرت اور تڑپ
 دیکھی تو اس کے حراج میں تھکی اور ٹوہری پیو ہو گئی اور وقت کے
 ساتھ اس ٹوہری میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

ایچ ری جو پھولن ریوی کی پیو فاکش پر ایسے ہی ناخوش تھا اس کی خود
 سری دیکھ کر اور زیادہ پریشان ہو اور اچھا سا رخصت پھولن ریوی ہلاکا
 اور سوچا ہے سوچا کہ اسے اس کے رکوچ بنگلہ شے وار بھی پھولن
 ریوی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے تھے۔

بھارت کے ان پسماندہ گاؤں میں تعلیم کا کوئی اتنا نہیں تھا وہں بھی
 وہاں فریجوں میں تعلیم کا کوئی روحانی نہیں ہے۔ ان کو ہوش سنھالنے
 ہی آبائی پیش میں تھکا وہ جانا ہے۔ وہ لڑکیوں کو گھر کے کام کرنے پڑتے
 ہیں پھولن کو جب گھر کے کاموں سے اُرمست ملتی تو وہ گاؤں کے بچوں

کے ساتھ کھینچے گئے جتنا کہ کنارے کی جاتی یہاں کی پاندیہ
 جگہ تھی وہاں وہ دوسرے بچوں کے ساتھ گلی غذا کھاتی وہاں سے پیسے کو
 لئے ادھر ادھر ہوتی پھرتی جب کھیل کود سے تھک جاتی تو دریاے
 کنارے بیٹھ کر دوسرے بچوں کی طرح تپتی میں تھکے پھر کھیتی بھٹی
 بچے کھیلوں کا کھلا رہتی کرتے۔

جب پہاڑ دیو کی پانچ ماں کی ہوئی تو اس کے پہرہ مشکل قسم کے کام
 کئے جاتے تھے کچی کچی اسے تھریں چڑھنے کے لئے کھانوں کی
 طرف بھیج دیا جاتا اس سر سبز جگہ پر وہ بہت خوش ہوتی اور اپنی بکریوں
 سے خوب دیکھ کر تھی وہاں وہ جنگلی چوہوں اور بھولوں کے درمیان
 ٹوڑکھاتی پہاڑ دیو کی محسوس کرتی۔

وقت بڑی تیزی کے ساتھ گزر جاتا ہے اور بچے صرف یہاں بھوڑ
 جاتا ہے ایک دن پہاڑ کی بڑی بھن کی شاہی ہو گئی حالانکہ ابھی وہ

سے جلوست کو نہیں پہنچی تھی۔ کئی سے شوبہ گانہ مہراں پہل تھا اور وہ بڑھا
ہوا، ہی ایک ترسی گاؤں میں رہتا تھا۔

اس دور میں دعوہ دینے کے گروہ بچوں کا طریقہ اضافہ ہو چکا تھا ان میں
ایک لڑکی اور ایک لڑکا تھا لڑکا بچوں تھا کئی سے جانے سے بعد بچوں
دعویٰ پر کام گاؤں بھرنے لگے کھریں چرانے سے ۱۹۵۱ء کو یہ سے
پہلی بار لے جانے کے لئے لکڑیوں بھٹی اور چھوٹی بھٹی اور بھٹی

کو سنبھالتی دو ایک بے ہادے اور بڑا لڑکی بڑھتے نہ پر کھڑی تھی
گھر کے بڑے سے اس کی اس حادث سے بہت پریشان تھے۔

دعویٰ دینا پہلی دعویٰ سے کہا لڑکی نہ پہلے ہوتی ہوا سے ہے میں تو
کہوں ہوں کہ اس کا کیا کرویتا ہے۔

جسے بھی تو سہ سے یہ کہنے لگے۔ مولا جواب دیتی اور یہی سچی
میں پڑھا۔

ایک روز ایک قریبی گاؤں ٹکٹ پر رکا رہنے والا ایک ملازمہ دیرین
 سے وہاں کا نام پرچی ملل اور عمر جو تیس بیس تیس برس سے ٹکٹ بھٹکتی
 اور دیرین کی ذات پر وہی سے تعلق رکھتے تھے اور اس کی بیوی فوت ہو
 چکی تھی۔

اور وہ دھڑکی باتوں سے بد اس نے کہا کہ یہ دیرین تمہیں تو معلوم ہی ہے
 کہ میری بھلی مرچلی ہے اور میں دوسری شکاری کرنا چاہتا ہوں۔
 کوئی لڑکی ہے تمہاری لڑکی۔ اور دیرین نے بچہ چھاپتی ملل ذرا اٹھایا
 کر رہا اسی لئے تو میرے پاس آیا ہوں دیرین۔

دیرین اس کا اشارہ تو سمجھ گیا لیکن انجان بن کر رہا میرے پاس!
 بھائی بچی ملل رکشی کی تو سہاری ہو چکی ہے۔

بچی ملل کان کھاجا جہ جہ۔ وہ تو مجھے بھی معلوم ہے جس اس سے چھوٹی
 کی بات کر رہا ہوں پھوٹن کی۔

دیواریں نے دل میں سو پاشائیں بٹکھیں گو سچی منکھور ہے ہوا چنی اصل
پھولن تو ابھی کیا رو برس کی ہے۔

تو کیا بیٹھ گیا رو برس کی سی رہے گی؟ چنی اصل چنی، تیر کر لڑا میں کون
سا آنے کی رخصتی مانگ رہا ہوں۔

اچھا میں اپنی مگر والی سے بات کر کے عافوں گا دیواریں نے جواب
دیا۔

سودا نے اس درخت پر کوئی خاص اعتراض نہیں کیا بلکہ چنی اصل کو بلا کر کہا
ایک بات ابھی سن لے چنی اصل چھوٹری چراگت کھانے کی ہے جو نہ
میں آؤں کہ دیواریں — ہے۔

کوئی بات نہیں ماسی۔ چنی اصل نے کہا ابھی پھولنے ہے بڑی بد کر سنھل
جائے گی دیواریں یہ تھا ایک۔ بات تو سن لے چنی اصل
رخصتی تین سال کے بعد ہوگی۔

تین سال تو بہت زیادہ تھے۔

تو بھر سوچئے۔

پتی محل نے زیادہ صبر نہیں کیا اور دیرین کی ساری شرطیں مان لیں
اس کے بعد بھولن سے پوچھے بغیر پتی محل سے ان کی سہائی کر دی گئی
چند روز بعد ایک ساوی تکریب میں سہائی پڑھنے سے پتی محل اور
بھولن راجی کو باقاعدہ شادی کے بندھن میں باندھ دیا بھولن کو یہ سب
کچھ ایک کیل سال محسوس ہو رہا تھا تکریب ختم ہونے کے بعد ماں نے
اسے ماکھار دی اور پتی محل نے اس کے لئے گویں پہنچا دی۔

اگرچہ قصتی کے لئے تین سال کا وقفہ طے کیا گیا تھا لیکن پتی محل
نے تین ماہ بعد ہی مسراتن شروع کر دی اور دیرین نے اسے پانچ ماہ
میں قصتی کے لئے تین سال کا عرصہ طے کیا تھا۔

تھکے پانچ ماہ دیرین۔ پتی محل نے کہا لیکن تھکے کھانے پکانے کی بڑی

پر بیٹائی ہے۔

یہ تو جیہ ہوتی کرب ہے دریاہ میں نے کہا لیکن چچی اعلیٰ مصر و بادشاہ میں
نے سوہا بھی نہ پائی جو ہی نکل گیا اب تمہیں میں نے یہاں بھی سال کیا؟
بہذا اس نے بہانوں کو چچی اعلیٰ سے مراد حضرت کریم اس شادی کے
عوض چچی اعلیٰ نے دیوین کو ایک سا نیک بایک استر اور کچن مل دیا۔
سرکار میں چپختے ہی بہانوں دیوین نے چوہا چوہا کا سنبھال لیا سب کام
اسی تھے جو وہ اپنے بچے میں لڑتی رہی تھی لیکن ماحول اب بھی تھا بڑے
بھونے انتہائی نگہاؤں سے اس کے کاموں کا جائزہ لیتے تھے اس کا
ظہور چچی اعلیٰ صوبوں کا چکا اور غنت طریقت کیا تک تھا ان میں سرکار میں
بہانوں کا دل نہیں لگا اور بچے کی یاد دہانی تھی۔

ایک روز اس نے اپنے شاہرہ سے بچے کو دیا اس کی اہواز طلب کی۔
چکی ٹھکی رہی۔ چچی اعلیٰ نے اسے سے کہا اب یہی تیرا گھر ہے۔

کاتبہ کو تنگی رہی۔ بھولن دیر ہی سے کہا کیا اپنے ماما پتا کو پھوڑ دوں
مادریں کے ماتہ جاتے بھی انھی فرصت نہیں ہے۔

کب ہوگی فرصت۔

جب ہوگی تو بتا دیں گے۔

بھولن چپ ہو گئی سسرال میں اس کو کوئی بھورہ ٹھکر نہیں آیا سارے گھر
کے کامی کو کار نے چڑتے تھے کھانا پکانا، برتن دھونا، صفائی، کنوئیں
سنے پانی لانا اور صوفے بیٹھوں کو، تیر بھائی اس غرض پر کہ کوئی ایسا کام نہیں
تھا جو اس کے ذمہ نہیں تھا اس کی زندگی باخبروں سے بھی بدتر تھی۔
ایک روز وہ پانی بھر رہی تھی کہ اس نے پتی اٹھیں کو ایک انجینی سے ساتھ
کھڑے۔ یہاں انجینی نے اس کی طرف اشارہ کیا اور دونوں بیٹے لگے
بھولن کب بات پتی لگی تھیں وہ دیکھ نہیں کر تھی تھی۔

چند ماہ بعد اسے خبر ملی کہ اس کی ماں چار بہنوں سے پتی اٹھیں سے

وہ ہارو مگر جانے کی اجازت مانگی لیکن اس نے حسب سابق انکار کر
 دیا پولوں نے ہاتھ جوڑے منہ ساجست کی مگر چچی محل پر کوئی اثر نہ
 ہوا اسے تو ایک دای میں لگی تھی جسے وہ ایک دن کی بھی دھنکی دیکھ نہ
 سکتی کہ جاتے۔

شوہر کا روپیہ دیکھ کر پولوں پر مئی دھاک سے پڑا آئی ایک روز مگر تے
 کاموں سے غافل ہو کر وہ حسب معمول مویشیوں کو چرانے کے لئے
 گاؤں سے دیر گئی وہاں اس نے مویشیوں کو چرانے کے لئے پھوڑا
 اور گھانڈوں کے دانتے گھولیا پر داک کے لئے روانہ ہو گئی۔

دیر دیر سے سب سے پریشان حال اپنے دروازے پر دیکھا تو اس کا
 ہاتھ ٹٹکا۔

میرا چچی کہہ رہا ہے کہ پڑھا۔

اپنے مگر میں ہو گا پولوں نے جواب دیا میں کیا جانوں؟ اس نے ہلکے

اور قاتلے کی اہانت نہیں کی جس پر ٹی پلی آئی۔

بعد ازاں۔۔۔ اوج دی گھر فارو تو گھر سے بھاگ آئی بے اپنے
پتی سے جو جیسے بغیر آئی ہے کھلتی حیرتی اس حرکت سے یہ اور لی جس
نک کٹ چائے گی نہ دہری اس دور میں گھر سے دھرا دیگی وہاں
جمع ہو گئے۔

یہ ٹی کٹ چائے سے بے ناک۔۔۔ پھوٹن دیوی کوئی بات لگی تو ہوسے
اہانت نہیں دیجے تھا کیا لڑتی جس میں پلی آئی ماں کی کھر گیری
کرنے۔

اگر اہانت نہیں دیجے تھا تو نہ آتی دیجے میں نے سے بولا کیا نامہر
مے چیں جو تو ماں کی کھر گیری کرنے پلی آئی نگل ہا یہاں سے دھرا
پلی جا کھاں دھراں کو کھر ہو گئی تو کب ہو چاہے لکھا لکے ہوں
وہی پلی چاہے گل میں چوڑا آتا ہوں تجھے۔

پہلوں اپنی چارہاں کے قریب چلی گئی بولی میں تو نہیں جانے کی دھمکی
 چارہ سوا بولی۔ دھمکی چلی جا چکی تھی کون رات کرنا اچھی بات نہ ہو سے
 ہے۔

لیکن پہلوں ہار گئی دھمکی جانے سے سناٹا نکال کر دیا اس وقت اس کی
 عمر بارہ برس تھی خود وہ خود زمانے کی مصالحتوں سے آشنا تھی راجہ میں
 اس کی خود تیرے رشتے میں آکر یہ دھمکی کی چائی کر ڈالی جو ہمہ دھمکی
 جانے پر راضی نہیں ہوئی بولی۔ میں اپنی چارہاں کو چھوڑ کر میں جانوں
 کی مارے جتنا ہی چاہے۔

دو تین روز تک اپنی ماں کی چارہ داری کرتی رہی تیسرے دن سوہ کی
 طبیعت کچھ سنبھل گئی تو پہلوں نے دھمکی جانے کا فیصلہ کیا تب ہی اس
 کا شہر چلی گئی وہاں پہنچ کر اس کا دل چھوڑ دیا تھا وہاں ہی بیٹی کی
 طرف سے سفارشی ہوئی کرتے تھے۔

پتی لعل نے اس معاملہ کا سہارا ہوا ہاتھوں سے جانتا تھا جس نہیں آہائے گی
 دیر میں پھولن نے پردی رہاوری میں مہری نک کٹا دی ہے تم نے
 اس سے نہیں چھپا کر اسے وہاں کیا لکھتے تھے اکیلی کیوں بھاگ آئی
 کیا میں مر گیا تھا۔

معاذ اللہ دے سور کا کو۔ دیر میں نے کہا لگی ان ہاتھوں کو نہیں لگتی
 میں نے اسے بہت برا ہے مگر اس نے پھولن کو بھڑا کر پتی لعل کے
 سامنے کھڑا کر دیا تھا جو۔ کے معافی مانگ رہا تھا وہ کی دیکھ نہ
 کر۔

پتی لعل نے لگی میں مر جانے والا۔ اب اسے اپنے پاس ہی رکھ لے میں
 اسے ساتھ لے جانے نہیں آیا میں نے میرے دل پر پہلے ہی بہت
 کا لک لک دی ہے

دیر میں اولاد کی منت سماجت کرنے لگا جو اچل غصہ تھا کہ دے لگی

اس کی عمر ہی کیا ہے دھیر سے دھیر سے سب یکساں ہائے کی اب تہاری
تہہ تہہ کی اجت سا بھی ہے تو استغنیٰ نے جانے گا تو لوگ۔ تلی
ہائیں کے اور بات نگر جائے گی۔

بات نگر بھی ہے دیوین اب ہو گیا نگر سے ٹی پھر وہ مونس بن گیا ہوا
یہ اس نے تجھے بوسا لگی۔ ہاتھ اور نکل دیا تو وہ کسی جگہ اور چلا۔

دیوین گھبرا کر رو۔ چٹی لعل کیا تو..... کیا تو..... لیکن چٹی

لعل چہری ہاتھ سے نیچے اٹھ کر ہر جگہ گیا سہاگن کی وہ کسی کا مطالبہ یہ

ظاہر کرنا تھا کہ بخشش سہ۔ چٹی لعل اپنی بارہ سالہ بیٹی کو مگر میں

بہانے کا وہ اور نہیں تھا کیا اس نے علاقہ کا کر نہیں کیا تھا لیکن اس کا

روپہ کی ظاہر کرنا تھا کہ وہ بچوں دیوین کو ہمیشہ سے بھونچا ہوا تھا

کچھ عرصہ بعد اس نے قید ہو کر شامی کر لی۔

یہ خبر سن کر دیوین اور اس کی بیوی پریشان ہو گئے انہوں نے سہاگن

پھولن کی کسی دوسری جگہ پر شاوی کر دینی ہا یہی ممکن اس مرحلہ پھولن
 چپ بندو گی اس نے صاف کہہ دیا کہ دوسری شاوی نہیں کر سکی
 تو کیا تہ ساری عمر یوں ہی گزارے گی؟ اور یوں نے کہا ہاں یوں ہی گزار
 دوں گی پھولن نے جو بڑے عرصہ وقت کی روٹی بھی کھاؤں گی یو جھٹکی
 ہوں گی تیرے موہ موہ اسے سمجھاتی ہوئی بولی پلگ پلاسٹک خیرہ کی کی
 کوئی اہستہ نہ ہو۔ ہے۔

میں لوں کی بیوا کی اہستہ میں ہا یہی لکھا ایک ہی پتی لعل بہت
 ہے۔

پتی لعل نے دوسری شاوی کر لی ہے یو یوں نے کہا اب میرے لئے
 اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

جگہ کہیں نہیں ہے دوسرا پتی جہاں نے مجھے حقائق نہیں دی میں اب
 بھی انکی دھرم بھتی ہوں اس کے گھر میں رہوں گی دوسری بھتی میری

جوتی پر مٹی کسی سے خدائیں ہوں۔

سہرام ہوا بولی۔ کیا تو میٹھی پھر جانے گی۔

جاؤں گی۔۔۔۔۔ جیہ۔ جاؤں گی۔

دیو دیں نے سوچا کیا کر یہ ہو رہا؟ کی دیکھی اپنی سرال پہلی گئی تو

بہت برا ہو گئی تھی یہ تو اسے اچھے۔ اچھے۔ اچھے سے نکال دے گا اور یہ

دایہ کر رکھنے کا اور زندگی بھر کی ذلت اس کی بھولی میں ڈال

دے گا۔ کی اس کے لئے مسئلہ بنتی جا رہی تھی تہذیب نے پروری کے

بڑوں سے مشورہ مانگا پھر روز کے اندر بڑوں نے انچاریت بھائی اور

پھولن دیوی کے معاملے پر غور کیا یہ دیو دیں نے یہ بات واضح کر دی

تھی کہ وہ پھولن دیوی کو بچنے لگی کے گھر نہیں بھگوائے گا اور یہ بھی کہا کہ

لا کی اس کے گھر میں نہیں رہی جیہ اس کی بدلت نہیں مانتی بہت

سچ بھار کے بعد انچاریت نے فیصلہ کیا کہ پھولن دیوی کو دیو دیں کے

ہو۔ یہ بھائی گورو دیل کھت کے مگر بھگوان دیو ہائے۔

پھوان کو یہ فیصلہ پسند نہیں آیا کیونکہ وہ اپنے تئوں کے سنے دیو دیں کو پسند
نہیں کرتی تھی دیو دیں اس سے نکلے کر چھ دیو ہر وقت اسے لے نہ
تھیں کہ اسے رکھتا تھیں۔

میں ہی کے مگر میں نہیں رہوں گی پھوان نے اپنے باپ سے کہا بھری
اور دیو دیں کی ہٹا نہیں تھی دوسرے کو ہٹا لی اور گنوار کو ہے ہر
وقت لے لے رہے ہیں۔

تو بھی اس کی اجازت نہ کرے یہ دیو دیں نے کہا دھیر سے سے ہوا
جہاں کے ہاتھ وہاں سے ہاتھ کیا کر میں اسے بھی سمجھا دوں گا۔
اجازت نہ کرے یہ بھری جوتی۔ میں کیوں اس کی اجازت کروں یہ ہوگا
اپنے مگر میں اگر جو چھی کی کھائی جیتہ پتی گل کی جوتیاں کیوں نہ
کھاؤں۔

تو اپنی بھی، تاک کٹوائے کی مور بھری تھی۔ دیوڑھی نے کہا بھلی ماں
 یہ بچاوت کا فیصلہ ہے کہ اب تو اپنے تئیں گھر میں رہے گی۔
 بہر حال پھولن دیوی کو اس کی مرضی کے خلاف اس کے پاس سے گھر بھگا
 دیا گیا تھا۔ اگرچہ دیوڑھی نے پھولن دیوی کی آمد کو نہ ٹھیک کہا، مگر
 بڑوں کے فیصلے کی وجہ سے کچھ نہیں بولا۔ اس کا رپ گور دیال دیوڑھی
 کے حق میں بڑا دھڑکاں اور غارتخاں تھا۔ کیونکہ اس کے پاس
 پالیس ٹکڑے زمین تھی وہ بھی پھولن کا بعد روٹیں تھا اس گھر میں پھولن
 کے ساتھ لڑکوں کا ساتھ ملا۔ کیا کیا اس سے نہ صرف سارے گھر کے
 کام کدے ہاتھ بندھ گئے بلکہ طعن و تشنیع کا ک نہ بھی بکھڑا ہوتا۔

پھولن نے اپنے جذبات کو یہ کہہ کر اصرار پر تمہاری تڑپائی کے بغیر
 کوئی احتجاج نہیں کیا۔ اس نے اس بات کو گھس کر لیا تھا کہ چچی محل
 سے گھر میں اس کے لئے واقعی کوئی جگہ نہیں تھی وہ اپنے باپ سے گھر

جاسنے کی بھی زیادہ خواہش مند نہیں تھی کیونکہ اسے ذرا تھک کر اس کا باپ اسے بھی اور بڑھے کے ہٹے وغیرہ سے گھبراتا دیکھتا تھا کہ وہ بڑھا چکی لعل سے بھی برا لگے۔

پیارا مادکھ واپس دین اور اس کے باپ کا تو یہی آئینہ سلوک پر داشت کرتی رہی مایہ دین اس کی شکل و صورت کا کلمہ خالق ازاد رہا تھا۔ ایک روز اس نے بھولن سے مخاطب ہو کر کہا بھولن بھولن تیرے دماغ میں نڈکے بیٹھا ہوا ہے۔

بھولن نے لاشعوری طور پر ہاتھ لگا کر اس پر مایہ دین نے زور سے توجہ دیا اور پوچھا کہ سے پتہ تیری، ک کہ نہیں سمجھا میں نڈکے بیٹھا ہوا ہے۔

بھولن نے سمجھ گئی سے کہلا دیا میں میرے ساتھ بھاکہ مرے گیا کہ۔ میں نے بھاکہ تو نہیں کیا۔ مایہ دین پوچھا تیری، ک کہ واقعی میں نڈکے جھسی

ہے اور ہونٹ دامہ دامہ یوں لگے ہے جیسے کسی
بیکشس سے ہونٹ ہوں۔

اور تیرے ہونٹ تو جیسے پگھل کی پتلیوں جیسے ہیں پھولن نے غصے سے
کہا اثر ہوتا ہے تو اسے بے توجہ کی باتیں کرتے ہوئے منگلیں تو
بھگوان بدو۔ بے چارہ کی بدو۔

ہونہ۔ تیرے جیسوں کی منگلیں بھگوان کی سچائی کا ہے۔
پھولن نے اس کے منہ پر تھوکتے ہوئے۔

ایسا دین غصے سے اس کی طرف بڑھا ہوا۔ میرے منہ پر کیوں تھوکا
تو نے؟

سچائی کی بدو منگلیں تو یہی کام کرے گی۔

بھوتی، ایسا دین نے کہا۔ پھولن کے منہ پر تھوکتے ہوئے یہ سچائی کی منگلیں پر
تھوکتے ہی ٹھیک رہتا ہے۔

پھولن نے پُتہ کر لیا۔ وہی پتہ لگے لیکن داؤد یں نے استہد کا
دے کر چپے اُڑا دیا اور وہاں خزانہ دیکھ کر یں یہ حیرت ہوئی۔ پتہ لگ کر
وہیں پہنچا۔ وہاں کبھی نہیں پہنچی۔

داؤد یں عمر میں پھولن سے کافی بڑا تھا اور پھولن کا مقابلہ نہیں کر سکتی
تھی اس نے داؤد یں کے باپ سے شکایت کی تو عمر بے گاہیاں لیں۔
بہت برائی ہوئی۔ داؤد یں نے کہا باپ یہ تو عمر بے گاہی ہے،
میں اس کی حسرت نہ سب کو چاہتا ہوں۔

میں اپنی شوخی سے یہاں نہیں آتی پھولن نے کہا نہ ہی میرے لئے
یہاں کوئی نیکو ہے اور نہ۔ داؤد یں نے کہا تم کو یہ سب
یہاں کوئی سکھ نہیں ہے سکھ نہیں سب تو اچلی جا رہا ہے۔
میرا میں کوئی نہیں جانتا کہیں مفت میں میرا کوئی کھاری
ہے مفت میں نہیں کھاتی میں پھولن نے کہا تم کھاتی ہو اس سے

ہو گا کام کرتی ہوں۔

زبان کو نکال دے پھر ہی گورو جی نے اسے ڈانٹا۔ معلوم ہوتا ہے کہ راج
وہی نے تجھے بہت کرنے کا ذرا شک نہیں کیا۔ یاد دہانی یہی تھا کہ سزا
جہاں کے ساتھ وہاں سے بہت کیا کر۔

ان کو لگی تو کچھ دیر بعد سے ساتھ ہی روت لگتی رہا۔ یہ تجھے بھوتی
کہہ رہے ہیں۔

گورو جی نے استغوا کیا کہ میں یہ کیا کر رہا ہوں۔ میں کیوں نہ تو اتنی سزا دے گا۔
کہ بھوتی کہہ رہے ہیں۔ یہ تو نہیں کہیں کہہ آگئے ہیں۔

سند تو واقعی بہت ہے۔ یاد دہانی یہی ہے کہ وہاں سے ساتھ ساتھ
کہ جس کی تو پہچانی ہے۔ مگر یہ کمال دہرایا۔

پھر یہی کہ نہیں ہوئی اس نے سوچا۔ عورت کی عزت وہاں بہت ہے۔ مگر
میں ہوں۔ یہ تو میرے گھر میں ہے۔ عورت ان دونوں بھائیوں سے

دھنگار دی جائے اس کو پاداسے اٹھائی سے عزت دیتے ہیں۔
 چند روز بعد دیوہی نے فیصلہ کن سٹیک میں بھون سے کہا سبہ اس
 گھر میں نہیں رہ سکتی اپنا مکان کرے۔

گوردال نے دیوہی کو سمجھانے کی کوشش کی اور کہا دیوہی یہ دلچسپیت
 کا فیصلہ ہے اگر تو اسے گھر میں نہیں رکھنا چاہتا تو ہمیں یہ ٹھکانا ایک بار
 پھر دلچسپیت میں نے جان پڑے گا۔

یہ سارے گھر کا اٹھرا ہے دیوہی نے کہا پاداس دیوہی نے غلطی لی جو
 دلچسپیت میں گیا اسنے سارے لوگوں سے دو سنگی پھوری نہ ملے
 ہے۔

گوردال بیٹے کی دھنگی میں کر چپ ہو گیا۔

بھون، دیوہی نے حسب یہاں کہہ دیا ہے گھر سے نکالنے پر سارا
 بے قراری آ کر دھنگے گھر سے نکالنے پر سارا ہے پھر میں جی مل کے

مگر وہ ناپسند کروں گی۔

ماہو دین شے سے بولا: ”اچھی تیار ہو جا میری بھانجی سے چاہئے تو کھانوں
میں دفع ہو جاؤ، تیار ہو چکا تھو۔“

بھانجی نے اپنے چار کچے — گھری میں بندھے ہوئے ماہو دین سے ہاتھ
روا نہ ہوئی۔

مکمل پار میں پتی میں سے گھر چلی آ رہی دین نے بھانجی کو دھانے
سے اندر دھکا دیا اور روڑی پتی میں سنبھالیں مصیبت کو بہت ہو چکی۔

یہ ۔۔۔ یہ بھانجی دین کیوں تھی یہاں پتی میں بھانجی کا پتی
دھیر پردیج کہ جرم ہو میرا سے کوئی دھڑکے ہے ۔۔۔ ۔۔۔

گھر سے بھاگ گئی تھی میں نے چھوڑ چکا ہوں اسے دھانے نے ہلا۔
یہ تیری حرمت تھی ہے پتی میں ماہو دین نے کہا کب چھوڑا تو نے اسے

کون کہا ہے تیرا کھانا روگ کو اپنے پاس پسند نہیں ہے تو تھامیں جا

اسے اچکی متے لگیو۔

پھر وہ بھون سے مخاطب ہو کر پوچھا اب گورلیجی روٹس تیرے لئے کوئی
تکدہ نہیں بنا کر دے دے؟ اس نے غصے کی غلطی کی تو مجھ سے یہ کوئی نہیں
ہوگا۔

ملو دیں، یہ تو غلط کام کرنا ہے پتی میں نے کہا تو خوب ہاسٹس گے میں
اسرا چلا کر چکا ہوں اس کے لئے اس مگر میں کوئی تکدہ نہیں ہے۔
اس کے لئے تو کس بھی تکدہ نہیں ہے ملو دیں نے کہا تجھے ہی کوئی تکدہ
ٹکانی پڑے گی۔

یہ کہہ کر ملو دیں تو پھٹا پھٹا لیکن پتی میں پریشان نگاہوں سے بھون دیوی
کی طرف دیکھنے لگا جو اپنی نگاہوں سے سسپاں سے دی تھی پتی میں
اس سے کہیں کہ میں اس کا سامنا کرنے کی سکت نہیں رکھتا تو یہ بھی وہ
بھون دیوی کو دل سے بھرا چکا تھا اور اب اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا

ہا ہا تو اس نے بھان کی گھڑی اٹھ کر ہر پھینک دی اور ساتھ ہی
اسے بھی دھکے دے کر ہر نکال دیو۔

تھوڑی دیر بعد چچی اٹھ کر بھان کی گھڑی سے کہا تو ابھی تک یہیں
پڑی ہے یہاں تیرے کوئی جوت نہیں ہے وہاں چلی جا۔
کہاں چلی جاؤں وہاں۔ بھان نے پچھا اپنے داپ کے گھر اور
کہاں۔!

داپ نے تھکے ہار سینے پہلے ہی گھر سے نکال دیو تو اب میرے پاس
کوئی نکال نہیں ہے۔
داپ اور چچی کا رشتہ بھی ختم نہیں ہو سکتا۔

تیرے کہنے سے کیا ہو۔۔۔ ہے چچی اٹھ کر چچی اور چچی کا رشتہ بھی ختم
نہ ہو۔۔۔ ہے چچی اٹھ کر چچی کی بھان کو دے گیا یہ تیرے چچی
اٹھ کر دوسری بیوی لے کر چلا گیا۔

دوبلی۔ مجھے پہلے ہی ذرا تو کہ تھا میں بیچو کوہاں میں سے آؤتے رہتا میں
 اسے آپ مت نہ لے لے بھی رہا تھا نہیں ارکلی بات راہم ذرا دیکھو
 تو کسی معصوم شکل ہائے کھڑی ہے چچی میں اس گھر میں ایسی
 عورت رہے کی یہ یہ سبکی یہ میں رہوں گی۔

اوری بھاگوں ذرا سو پہلے سے کام لے چچی میں نے کہا کوئی قیامت
 نہیں آئی۔

یہ چھواری تو قیامت سے بھی بڑا دل بھاس سے تو میرا دلی بناوا گئے
 بھارت یہ شہر ہوتی تو باپ سے گھر سے کہیں نکالی ہائی گھر دہلی کے
 گھر سے کہیں دستکاری ہائی اور سب سے بڑا کتا یہ گھر سے کہیں
 نکلتی وہ چھان کی طرف سے ملتی ہوئی بولی چلی رہی ہوتی اپنی گھر کی کل
 باہر اپنی منوں میں کسی گھر میں نے یہ یہ گھر ہے چال کل باہر
 میری شکل کیا دیکھے سپرد چھان کو دیکھتی ہوئی دروازے تک

گئی۔

یوں تو چچی اصل بھی بھولن کو گھر میں نہیں رکھتا ہوتا تھا اس وقت شاید اسے بھولن کی بے بسی دیکھ کر ہلکا دم آئیہ وہ اپنی بیوی کو سمجھا بھگا کر ایک طرف لے گیا اور چوڑا۔

اسی صبح کھانے کا ادھر ہی رہنے والے کام آئے گی۔
کیا کہہ رہے ہو چچی صاحب۔

بات دیکھنے کی کوشش نہ ہون، چچی صاحب نے پرخیال مسکراہٹ سے ساتھ کہلایہ تیری دایہ من زور ہے گی ذرا غور سے میری بات سن اس
چھو کرنی کا دیا میں کوئی تمکا نہیں ہے باپ نے مگر سے نکال دیا ہے
اور برادری میں کوئی اسے اچھا نہ کہے ہے آئے چچکے کوئی نہیں ہے اس
کا تو اسے جس طرح دیکھ گیا یہی رہتی گھر سے کام
بھی کرے گی اور تیری مٹھی چچی بھی کر دے گی۔

تیری نیت کراپ بڑا تم ہے بے شک۔

ارسی بھاگوان دیکھ، تے جوتی تو میں اسے مگر سے ہی کیوں کاٹا میں تو
میرے شک کی بات سوچ رہا ہوں اسے اپنی دایہ ہاتھ کے دکھائے اس
سے مارے مگر سے کام بھی نے اور اسے بڑا بھی دکھ۔

یہ بات چنی عمل کی بی بی کی بھگت میں آگئی اس نے سوچا کہ وہ بچوں سے
کام بھی نے کی اور اسے ٹوپ اٹھل بھی کرے گی شک آکر وہ تو ہی
مگر چھوڑ کر بھاگ جائے گی اس نے چنی عمل سے کہا ایک بات اچھی
طرح میں لکھ میں چھوڑ کر کے واسطے میں ہاتھ میں یہ لوگے میں اسے
جس طرح پا ہوں گی رکھوں گی اور جو کام میں ہوں گی کرواؤں گی۔
نہیک ہے چنی عمل نے کہا مجھے منظور ہے۔

چنی عمل کی بی بی بچوں دینی سے پاس گئی اور وہ لی دے چھو کر فی کرتے
یہاں رہنا چاہتی ہے تو تجھے مگر سے کام کرنے پر میں سے یہ نہ کہ ہے

ہاں ٹھیک ہے۔ بھوانی نے کہا اس نے سوچا شاید وہ اسی طرح تپنے
پتی لعل کا دل جیت لے گی۔

اور ایک ہفتہ اور سن۔ اس کی سوکن نے کہا پتی لعل سے کوئی رابطہ
نہیں رکھے گی اب وہ تیرا پتی نہیں ہے اور دوسری ہفتہ یہ کہتا رہا۔
سونے سے کمرے میں قدم نہیں رکھے گی۔

بھوانی نے اپنی سوکن کی مادی شریٹیں مان لیں کیونکہ اسے ہفتہ
ایک چھت کی ضرورت تھی زخموں پر بننے کے لئے سہارا ہوا ہے تھوڑے عرصہ
کے بعد چارے میٹل چاروں بھوانی کی دوا بھی کی خیر مٹھیوں کو گئی اور لوگ
چنگاریں کرنے لگے پتی لعل نے لوگوں کو بھیج دیا تھا کہ اس نے
بھوانی کو ملاقات دے دی ہے اور اس کا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے
سب نے زیادہ مگر پتی لعل کے سوالیہ الفاظ کو سنی انہوں نے پتی
لعل سے وضاحت طلب کی اس نے انہیں بھی وہی جواب دیا جو اس

نے اپنی بیوی کو یہ قصہ سنی یہ کہ اس نے پھولن کو بے بہارا جھوٹا کر
کے کام کاج سے لے رکھا ہے۔

اور یوں بارہ سال پھولن ویرانی غارت سے ماحول میں زندگی گزارنے
لگی وہ سب کچھ جانتی تھی لیکن بے بس تھی اس غارت نے اس سے بچنے
میں ہجرت کا نفاذ شروع کر دیا وہاں سے گھر کا کام کرتی ہر شخص کی
خدمت کرتی لیکن اس کے ہر جوش کی قسمت میں تفریف یہ محبت کا
کوئی ٹکڑا نہیں تھا وہ کچھ پار ہیگ بیدار ہوتی ہر دوں بھر گلیوں کے بل کی
طرح کام میں جتنی رہتی تار کوئی بھول چکے ہو جاتی تو اسے گاہاں بھی
چڑھتی اور بار بھی پتی مٹا بھی اس کے ہاتھ کوئی نرمی کا طوک نہ رہا
ایک مرتبہ اس نے پھولن کی ناک پر نکال دیا جس کی وجہ سے اس کی
ناک زخمی ہو گئی وہ رطوبت پہنچا دیا۔

گاؤں میں اس کے متعلق جتنی باتیں پھیلنے لگیں انہیں سب سے پہلے

میں غور تکی پیش پیش تھیں اسے آواز دہرا دہرا کر مشہور کر دیا گیا اور
 گاؤں کے ادب و دانش لوگوں سے مشورے کیا جانے لگے چار سے گاؤں
 میں پہچان کا کوئی حوالہ نہ ملتا تھا اور ان لوگوں کے معاملے میں اسے
 مصفا کی کامیابی و پیغام دینی نہیں سمجھا جاتا تھا لہذا اس کے بارے میں
 مشہور ہونے والی ہر افواہ کو کچھ سمجھا جاتا تھا کیونکہ وہاں کی تعلیم اور اس
 کے حق پر اس پر ان گاؤں کی تعلیم اس کا سہرا سلو کی اور تہ نیل کے
 ہر جود پہچان دینی ہی تھی اور اس کے لیے کی غرض سے لڑتی رہتی تھی ہم
 اس کے بارے میں شہرت ہیے ہوتی ہمدردی تھی اور یہ ایک طبیعت تھی
 کوئی انسان اپنے سوچے سمجھے نہ دلوں کے ساتھ خوش و غلامی کے
 پیش نہیں آ سکتا

تین سال تک پہچان دینی ہی پر غور کرنے کے بعد گاؤں والے یہ آخر
 غلط آگئے اس بہت پر پریشان ہو گئے کہ وہ کمزوری لڑکی ہیں کے علم

تکلیفیں کیوں نہیں لگی گاؤں چھوڑ کر بھاگ کیوں نہیں لگی اتنی تر لیل
 کے بد جودوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈھل کر کیوں، تمہیں کس جی ہے
 انہوں نے اس بات کو اپنی تو جین سمجھا اور پتی محل سے کہا کہ وہ پھان
 دجانی کا اپنے گھر سے نکال دیا کر۔۔

موقع پرست پتی محل گاؤں کے دو دو میں تھیں اور پھان کو گھر سے نکل
 جانے کا حکم دیا اس وقت پھان پھر دو سال کی ہو چکی تھی اور مودات
 کو پہلے سے زور دے لگنے لگی تھی اس بات سے پتی محل کے دل سے کاہنہ چلا
 تو وہ پریشان ہو گئی۔۔

پتی محل تو بھلا اپنے گھر سے کیوں نکلنے کا ہے یہ اس نے کہا میں تو شام
 سویرے تیری اور تیرے کہانی کھد مت کریں ہوں تو پھر بھی خوش
 نہیں۔

پتی محل یہ اس گاؤں میں کوئی بھی تھو سے خوش نہیں ہے اس لئے اپنا

سلمان چند دور چلے گئے چکر ہو جاؤں نے آگے تیر سے تیار ہے۔
مگر پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے۔

پادری مجھے بھی اپنے کمر میں نہیں رکھتے۔ گاؤں والوں
کا کیا پکارا ہے جو وہ مجھ سے ٹوٹیں۔

تیر۔ بکرن گاؤں کا حرم بھرشت ہو۔۔۔ بچہ دیکھو گی کہ تیری
مورت ہے مرادوں سے دوستیاں لگاتی ہے۔

میں تو مرادوں کا ہم میں جتی رہوں میں کیسے کی سے دوستی لگا سکتی ہوں
کیا تو نے مجھے کسی سے ساتھ دوستی لگاتے دیکھا ہے؟

دیکھا نہیں پر مراد گاؤں تو جہوں نہیں ہو سکتا اور میں میری خاطر
گاؤں والوں سے سامنے برائیاں کرتا تھا کہ تیرا دل چاہی
یہاں سے اٹھ چکا ہے۔

پتی گل میری خاطر ہے شک مست نہ کر پتی کی خاطر تو بات کر۔

گاؤں والوں سے پچھتا سکی کہ میں نے کس سے ساتھ دیتی لگائی
ہے کون گواہ ہے۔؟

بات یہ ہے کہ تیرا ہمیشہ کے لئے یہاں رہنا سب ممکن ہے ایک دن
تو تجھے ہمارے ہی قہر سمجھ لے گا وہی آگیا ہے۔

پھولن، چچی کی منہ کاہت ہے کارنگی، نگہ روز چچی لعل نے اسے
ساتھ لپور مگر رہا پورا ہفتی یہ گاؤں میں پھولن، چچی کی دلکشی کی ٹھہر
آگئی طرح گھل گئی۔

مولہ نے جب پھولن کا ہاتھ دروازے پر دیکھا تو دروازے سے
پسے گئی دونوں کی آنکھوں میں آنسو، گئے لیکن دیر، میں پھولن کو آج کر
بڑا بڑا لگا پھولن کی عمر ہو جو وہی میں گھر میں کافی تھری لی آجلی تھی
اس کی پھولی میں رہا گلی کی شاہی سہنگی تھی، رگھر میں حریہ اور بہنوں
کا اضافہ ہو چکا تھا۔

کس کے ساتھ آئی بنتو۔" ریح دی نے پوچھا۔
پتی لعل ٹھکے انہیں پھونکا کہ آپ۔

ریح دی نے غصے سے کہا میں تو پہلے ہی کہہ چکا کہ میں ہاں کے
ہاں، نہ کیا صحیح عاشق پورا کر لی اپنی مرگی۔؟

آگے بڑھے پھوڑی کو دم تو بیٹھا۔۔۔ مودا نے کہا۔

تو تو ہر وقت ہنسا کر سہارا ہے، جسے دے دے تو پتی لعل کو سیو سارا
ہے اسے دوسرے عیادوں کی جگہ نہ ہوتی۔

ریح دی پھولان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اظہارِ احساس کے اندر ہے یہ
اثر ٹھیک رہتی تو کوئی گڑبڑ نہ ہوتی۔

تم گھر کے اندر چڑھ کر بیٹھ سکتے ہو مودا نے کہا ابھی پھر لعل کر بھی
دیکھ لیا کہ۔

بچپنے میں فصل خراب ہوتی تھی اب کے برسوں میں بھی خراب ہونے کا

خطر و سب دھوپ میں نہ لسنے لگا زمین میں ٹوٹے پھوٹے ٹکڑے ہوتی رہتی
 ہے اگر بھائی گوردیال کا خداتہ میں میرا بھری نہ کرتا تو نارے مجھے
 میں کما ز کم ہیں تجھے زمین آتی۔

پھولن نے اس بات کو قہر سے سنایا وہ پہلی مرحہ اس کے علم میں
 آئی تھی کہ اس کے تارے اس کے مجھے کی زمین غنیمت نہ رکھی تھی اس
 نے اپنے وہ پستانے مٹانے کی نوعیت و یہ خستہ کی ہو رکھا کہ اس
 نے اپنا حق وصول کرنے کے لئے کوشش کیوں نہیں کی۔

میں اپنی بہت کے مطابق کوشش کر چکا ہوں دیکھو میں نے کہا معاملہ
 دھاریہ میں پیش کیا تھا لیکن فیصلہ گوردیال کے حق میں ہو گیا۔
 عدالت میں کیوں نہ گئے پھولن نے کہا وہاں بہت سے اسی طرح داریہ کے
 حق میں فیصلہ کر دیا۔

تو پھر وہیں پرانی باتوں کو سونے کہا تو ان معاملہ سے کو کیا کہے؟

لیکن بھوان میں مسلمانوں کو بخوبی سمجھ رہی تھی چھوڑ دے بعد اس نے
 ہتھیارے کے راکھیں سناں شروع کیا اور بالآخر انہیں زمین سے
 تھکڑے پر دو بار غور کرنے پر آمادہ کر لیا اصولی طور پر ہتھیارے کے
 سامنے دونوں بھائیوں کو بیٹھ جونا چاہیے تھے لیکن دوج دین کی طرف
 سے بھوان بیٹھ ہوئی اس نے ہتھیارے کے سامنے ایسے بھین اور اعجاز
 کے ساتھ دو کی بیٹھ گئے کہ جہاں سے دھکے روکیے۔

اس نے کہا۔ میرا باپ ایک سید صاحب اور سادہ آدمی ہے اور گھڑے لہار
 سے بہت گھبراہٹ ہے اس کی اس کمزوری سے میرے تارے خوب
 لگا رہا ہے اور اس کے بھگے کی زمین بھی ہتھیاری میں ہتھیارے سے
 دو گواہ سے کرتی ہوں کہ ہمیں پڑھیں وہاں وہاں جاسے۔

ابو یحییٰ نے غصے سے کہا۔ یہ وہ ننگی کھوکھری جو کل تک نہارے
 نگرہوں پر پڑی تھی اب بہت بڑا چڑھ کر باتیں کر رہی ہے

..... بچوں کو ہا ہیے کہاس کی زبان کو لگا رہی۔

حضور کا ہنر گھڑ سے ہر گز سے نہ مل سکی جاتی نہ پہلوان نے
کہا کسی منٹ کے اندر کچی تکی نے لگا نہیں دی ہمت تو زمین کی ہو
رہی نہ اپنا حق مانگ رہے ہیں اور یاد ہیں تو نگاہوں کی ہمت
نہ ہے نہ تو کن میں نے صرف پار مینے تیرے نگڑے کھائے تھے
لیکن تو اور تیرا کبر تو کئی سالوں سے ہماری زمین کے نگڑے پر پیدا ہوا
ہے کہ دیال و بخاریت کے سامنے کا خدا ہے کیا وہ اس سب کو جان
کا خداات میں لگنا ہوا ہے پر یہ جاننا چاہیے۔

نہ یا کہ دیال و بخاریت کا خدا ہے کی نہیں جی اور جو نہ کی ہے میں تو یہ
جانوں ہوں کہ تار سے ڈالنے جھڑ میں چھوڑی اس میں سے آدھا
حصہ قسمیں مل رہا ہے اور آدھا حصہ ہر پکا لیکن تیرے پاس چالیس
تھکے زمین ہے اور میرے پاس ہے نہ پاس سرور تھکے ایسا کیوں ہے؟

ایسا اس لئے ہے کہ میں تجھ سے ہاپ کی طرح سو رہا تھا۔ میں ہوں
گھبراہلے۔ کما سوچ کھڑے کھڑے کرتا ہوں اپنا پیٹ کاٹ کر اپنی
زمین میں بڑھوتری کرتا رہتا ہوں۔

یہ تو کتاہوا کی موت پر زمین کتنی تھکی بھولے ہوئے ہے۔ اور پھر اس
طرح کیا کیا تھا؟

زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش نہیں کر چھوڑی معاملہ ہے۔ چاہے اس نے پاس
جو کتا ہے خود کتا اور کتوں کے ساتھ ہاتھ کر میں کچا ہوں تھے۔ وہ
نے پھر اگلے زمین چھوڑی تھی اگر تو کہتی ہے کہ اس نے زیادہ زمین
چھوڑی تھی تو کتوں نے اسے اس کا خاکہ کتے کے ساتھ ہاتھ کر میں
تیرے پاس کیا ہے؟

یہ سب اعلیٰ کائنات میں بھولے ہوئے ہاپ نے زمین کا کوئی
نکرو اور کتوں کی قاتل نے زمین کا کتوں کے جڑ میں خریدی ہے۔ وہ

سب مانگ تیں۔

بہت طویل پکار مچی لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو پھولن نے حلقی جوش سے
تھے مگر وہ کوئی ثبوت بھی نہ کر سکی اور فیصلہ کر دیل کے حق میں رہا
البتہ بچوں کو پھولن کی بات سے اور طوطا کا ادنیٰ کا کمال ہونے پر اس کے
دلوں میں تپ کے لئے محبت پیدا ہوئی حالانکہ اس سے پہلے وہ اسے
کوئی امید نہیں دیتے تھے کیونکہ اس کے ہر سے جس کا وہ بہت شراپ
ہا نہیں بن چکے تھے۔

یہ بات مایہ دین کو بہت بری لگی اور وہ اسے انکسار پہنچانے کے
منصوبہ بننے لگا اس نے ایک دوسرے بچوں کو اس کے ایک دوسرے
کزن اور جیتے کے ساتھ لکھا تھا اور جیتے ایک قرسی گاؤں میں
رہتا تھا اور اپنے رشتہ داروں سے ملنے کو برا پیورہ آج تھا مایہ دین نے
پھولن اور راجندر جیتے کے ہر سے جس ایک شرمناک انسانہ گاؤں میں

مشہور رُند و بے بندوں میں سات چستوں تک نزن کے ساتھ شادی
 جائز نہیں ہے اور اگر کسی لڑکی کا اپنے نزن سے ساتھ دیکھنے کی مشہور ہو
 جائے تو اسے نہایت برائی سمجھیں گے۔ یہ دیکھا جاتا ہے چونکہ بکیش پر
 میں بھائی کے بارے میں اس قسم کی افواہیں بہت پھیلائی گئی تھیں اور
 ان کی جھلک گورلیاں پر والوں کے کانوں میں پہنچی تھی اس لئے اس نئی
 افواہ کو لوگوں نے بھائی کی جان لیا بعض نے کہا کہ بھائی نے کھل
 پر کی طرح یہاں بھی برائی پھیلائی شروع کر دی ہے۔

ایسا دہی نے اپنے منصوبے کو افواہ پھیلائے تک محدود نہیں رکھا بلکہ
 بھائی کو اکیلے کرنے کے نکتے سے طریقے سوچتا رہا ایک روز ان کی
 ملاقات گاؤں کے سرچے کے چنے کھ چننے والی رگی بات پریت
 کے گھر پھولی، یہی گاؤں کی اکیلا دہی نے بھائی کے گھر کا جو
 نقشہ کھینچا اس نے کھ چننے کو بہت پرکھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔

اس روز کے بعد سکھ چند نے پھولن دیوی سے معمولات پر نظر رکھی
 شروع کر دی ایک شام اس نے دیکھا کہ پھولن دیوی تختوں میں سے
 ہوتی ہوئی گاؤں کی طرف آ رہی ہے اس وقت اس چار کوئی نہیں تھا
 سکھ چند حیرانی سے آگے جا حاضر پھولن کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔
 کیوں روکے۔ پھولن نے سہیلی سے کہا کیا میری ہے تیری میرا
 راستہ کیوں روکا ہے۔؟

بھگے بچاؤ نہیں؟ سکھ چند نے کہا میں سکھ چند ہوں۔

میں بڑی اچھی طرح پہچانوں ہوں تجھے۔ میرے راستے سے ہٹ
 جا۔

میں نے تیری بڑی تعریف سنی ہے۔

تو پھر میں کیا کہوں پھولن نے کہا ایک طرف ٹھکڑے کی کوشش کی۔

سکھ چند راستہ روکنے ہوئے پھر آ تو بڑی راگی راگی ہاتھیں کرے

ہے؟ آواز اچھوٹا سا گھڑی دھڑکنے سے ہاتھ کر رہی۔

پھولان نے منہ سے کہا کیوں دے تو مجھے؟ اتنا کہہ کر ہے۔؟

نکھچند اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے۔ وہ کہنے لگی کہ کیا

ہے۔۔۔ لگے ہے۔

پھولان اس کے منہ پر تھوکتی ہوئی بولی گئی، ہر صورت حرام ہیں لیکن

نہیں ہے میری۔؟

نکھچند نے اس کی کھانسی پکڑ لی اور نچھٹ کی طرف کھینچا، ہوا آواز جو

نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے پھولان نے ہاتھ پکڑا کر اسے دھکا دینے

کی کوشش کی نکھچند نے وہ ہار دے پکڑ لیا دونوں میں دھکی دھکی

لگھلگھ..... شروع ہو گئی پھولان ذہن پر گر پڑی تاہم وہ جلدی

سے اٹھی اور انہوں نے نکھچند کا سونہ چھ لیا نکھچند نے اس کے

ہال پکڑ لیا اور وہ حشیہ خانہ کی طرف گھسیٹنے لگا۔

پھان نے ایک بار پھر خود کو چھڑا لیا اور گاؤں کی طرف بھاگی، کچھ
خفت پٹن سے ماتم میں اسے پیچھے بھاگا۔

گاؤں کی حدود میں پہنچی کہ اس نے پھان کو تھکا لیا اور جو جاہر کر اس کی
مرمت شروع کر دی، شوقی آدمی اس نے بہت سے لوگ وہاں پہنچ گئے
اسی نے پھان کو چھڑا لے کر کوشش میں کی یہ تھا، کچھ گاؤں سے
سرخ کاجیٹا تھا۔

ایک دن سے رستہ رکے چمکیا یوں پھولنی کو بدلتے ہوئے کیا جرم کیا
جہاں لے۔

اس کا جرم سنوئے تو کانوں کو ہاتھ لگاتے تھک پند نے کہا یہ پہاڑی
آفت ہے آفت۔

بھائی تھک چکا تھا، تو کسی کیا ہوا ہے۔

تھک چکے نے سانس درست کرتے ہوئے کہا میں ابھر نکلتوں کی طرف

ہدایت خواہ کتابت میں کہاں سے ہے۔ چھپنے لگے کئی جہاں نے
دیکھا کہ اس پاس کوئی نہیں ہے تو مجھے درخشاں کی کوشش کی۔

پہاں پر احتجاج لکھیں ولی..... یہ..... یہ جھوٹے پاس
نے رنی نیت سے ہر طرف سے روکا تو مجھے ہر دوئی کھجوں کے بھرتے
جہاں کی کوشش کی تھی کچھ چند وہ پار جوتے پہاں سے سر پر سید کرنا
ہو جو لاچپ ہو جا کہیں تیرا فیصلہ اب ہوا یہ کہ میں ہو گا تو لے کوشش پر
میں بھی ایسے تماشے کے تھے اب ہمارے گاؤں کو بھی بھر شہر کرنے
کی فکر میں ہے لیکن یہاں تیری دل نہیں لگے گی۔

چند روز بعد کچھ بعد کے کہنے پر ہوا یہ کہ میں ہوا یہ کہ میں
فیصلہ کیا کہ پہاں کو جہاں کے پار تیرا گاؤں میں اس کے ایک
رشتہ دار کے یہاں بھجوا دیا ہے پہاں نے اپنی صفائی پیش کرنے کی
کوشش کی اور کہا کہ اس پر جہاں کا نام لکھو گی ہے یہ کچھ تھا اس

نے اسے بہادر کر سنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اچھا بولام
بولا نہ ہو سکا۔ کسی نے اس کی ریت پر ہتھیں نہیں آہا۔

پھولن کی ماں سوچا سوچا کہ وہ یاد کرنے لگی کہ اس کی بیٹی کب تک
وہ بدلتی صورتوں میں نکلتی رہے گی؟ کیا ساری دنیا کی مسکرتیوں اس کے
حصہ میں آگئی ہیں؟ یاد وہ اپنے گھر میں بھی نہیں رہ سکتی۔

وہ روز بعد پھولن کی بیٹی نے نکلتی کے بارے میں پتہ چلا پتہ لگا کر
اپنے رشتہ دار کے گھر پہنچی تھی جہاں اس کی ماں کی بہن کی بیٹی رہا کرتی
مرضی سے ان لوگوں کے گھر میں آتی جاتی تھی اس کے طے ہوا
میں خواتین کے دور دورہ کی تھوڑی سی بات تھی ان
مردوں سے وہ ملتی تھی ان میں سے کچھ ان کی بیٹی پھولن کی بہن کی
زندہ دلی اور دل کھول کر قہقہے لگانے والی بہن تھیں بہت بہن آتی تھیں
ہاں یہ کاری کی شخص نہیں تھی وہ ان کے اور ہر کام سے ایک جیسے تھیں

برائی کو پہچانتے نہیں تھے اور اپنی اچھائی کا واسطہ دے نہیں پتے تھے
 بھون کو وہ اس نے بھی اچھے لگے کہ ان میں سے کسی نے اسے نہ برا
 سمجھا نہ اور نہ ہی بری ٹھہرے۔ دیکھا تو بلکہ انہوں نے اس کی انگوٹھوں
 والی مانتوں کو پسند کیا تھا۔

بعض نے بھون کو اپنے ساتھ گھائیوں میں چلنے کو کہا تو یہ شخص
 بھون کو گھائیوں پر یہ گھر باہر وہاں کی ہاتھی تو شاید وہ اسے قبول کر لیتی
 لیکن تو گا میں اسے کوئی تکلیف نہیں تھی اس لئے اس نے ان بھائیوں
 کو قبول نہیں کیا۔

گھر کے بھونے سونے کام کے بعد بھون سوئی چرانے کے لئے
 دریا کے کنارے پہلی ہاتھی اور دن گھر و چیرا ہاتھی اس کی فضا میں وہ گھر
 کو بہت مسرور رہا۔ مٹھن میں کرتی، وہ بہت مسرور تھا۔ وہ گھر سے
 پانی پاتی اور وہاں سے روانہ ہو جاتی۔

ایک جگہ کیلاش نامی ایک دانت جھانکے کنارے بیٹھا پڑے، دوسرا ہاتھ
 کچھ دیر بعد اس نے ایک نو جوان لڑکی کو جھانکیوں سے سوسا دیتے
 دیکھا وہ بے فکری سے کھاتی ہوئی درخت کے کنارے پر کھڑی اور چائے میں
 نہانے لگی وہ جگہ کیلاش سے تقریباً تیس قدم دور ٹھیک کی طرف تھی
 کیلاش ٹھہرایا اس نے سوچا اگر لڑکی کو اس کی موجودگی کا پتہ چلا تو وہ
 ضرور شور مچائے گی اور کوئی غیب میں کس کے مشتہ در آکر اس کی
 پھانسی لڑویں یہ خیال اس کے اس نے اپنا دانت دوسری طرف لے لیا اور
 بھانپوں پڑے دھونے کا جھپٹا سے لڑکی کے پاس سے ہٹ کر معلوم
 نہ کیا۔

دولہ کی پھول دیا کی تھی کچھ دیر بعد پھول دیوی نے پتے پر سے پانی
 میں سے بن کی جھانک کر، یہاں تک کہ وہ کیلاش کی طرف دیکھا
 کیلاش جو چند رنگوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا پریشان ہو گیا اور

بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ بکلی ہی ٹکڑ میں گھٹاں ہو گیا ہوں نے ادھر
ادھر ڈھونڈا لی تاں اس پاس کوئی ٹکڑ نہیں تھا وہاں ایک ایک تھلک تھلک بھی مال
دھونے کے بعد بچوان نے صاف دھو کر یہ دھوپ میں مال
سکھانے لگی۔

ایک بات پر مجھوں، راضی تو نہیں ہو گی؟ کیا شے نے کہا۔
مجھے کیا کہتے تھے؟ کان بڑھو جس بات پر چھٹے پر نہ راضی ہو جاؤں گی۔
حب..... میرا نام کیا ہے؟

پھولن اور سے چٹنے لگی یہ کون سی ناراض ہوئے والی بات ہے؟ مجھے
چڑھا کر کیا معلوم ہووے۔ ہے مہرانا م پھولن دیچی ہے۔
بہت مندوں نام ہے مہرانا م کیا لائی ہے۔

کیوں نہ سہلی : مہی مند ہے یہ سہلی بھی مند ہوں ۔^T
کیوں نہیں کیوں نہیں تو بھی مند ہے بہت مند ہے ۔

پہلوں کی آنکھیں خوشی میں چمکنے لگیں کسی نے پہلی بار اسے ٹوا بھر دیا
کہا تمہاری کیا جی کہتے ہو۔؟

خیر۔۔۔ سر کی ہانگہ کی باتوں ہوں۔۔

کچھ دن بعد وہاں ایک گیت۔۔۔ سارے بچے کراہتے تھے۔
تو یہاں کیا کرتے تھے؟ کیا شائے پر چھا۔
ذمہ دہانے آتی تھی۔۔

کیا رو رہی آتی ہو۔؟

ہاں روز آتی ہوں پتا تو کہیں پر ملے ہے۔؟

بس بچی..... کیا شائے کہاں بھی روز بھر آتی ہوں۔۔

پہلوں اسے گھورتی ہوئی بولی چلا لیجئے کہیں کاروبار کیا کرتے ہو؟
کیا شائے کی چیز انھوں سے گھر آکر ہوا پہلے تو نہیں؟ تا تو یہاں
ضرور آجی کروں گا۔

پہلوں آٹھیں۔ نکاتی ہوئی ہوئی میں گل سے دھڑ نہیں آؤں گی۔
تک کیوں نہیں آؤ گی۔؟
تم جو آؤ۔

اچھا میں نہیں آؤں گا۔

پہلوں نے کھلے دل سے عقبہ نکال دی اس گھر آگے۔

کیا لاش سنجیدہ ہو گیا جو پہلوں ایک ہاتھ کہوں براؤ نہیں مانو گی۔

یہ تو براہ راست کی ہاتھ بہت لرے ہے سیدھی ہاتھ کیا لریرا انوں کی تو
تجھے ٹوڑی پھٹاں ہاتھ گا۔

کیا لاش، مل کر رہا ہو ہو..... ہاتھ یہ ہے..... تو
مجھے اچھے لگنے لگی ہے۔

پہلوں نے عقبہ نکال دیا اس میں برقعہ لٹکی کون ہی ہاتھ ہے۔

کیا لاش نے اس کا ہاتھ تو مہیا پہلوں نے کوئی تعرض نہیں کیا وہ لوں دیر

تک پہنچ کر تے رہے مگر اگلے روز ٹٹے بکھر کر کے اپنے اپنے
راستے پر ہو گئے۔

اس کے بعد دونوں اکثر و بیشتر دریا کے کنارے پر ٹٹے لگے اور رات
دونوں ایک دوسرے سے وابہا ناغہ نہ میں مہبت کرتے گئے۔
ایک روز پھولن نے کہا کیلاش تم میرے بارے میں کیا سوچتا ہے
ہو۔؟

دوسرا سوچتا ہوں جو بہا کا ضروری ہے۔

ہو نہ تم صرف اتنا بہا تو کہ میں ایک لڑکی ہوں اور روز دریا کے کنارے
اور سو رہا نے ماتی ہوں۔

کیلاش ہنستا ہوا کہ میں یہ بھی ہاں کہوں کہ تم مجھ سے پرہم
کرتی ہو۔ میں اس کے ہوا سوچتا ہوں کہ ضرورت نہیں ہے نہ ہی کسی
باج کی چنتا ہے۔

میری شادی ہو چکی ہے بھانے نے سادگی سے کہا۔

کیلاش چونک کر بولا وہ میں تو سمجھا تھا کہ تم انجلی۔۔۔

میرا ہتی مجھے بھوڑ چکا ہے بھانے نے کہا۔

تیر۔۔۔ ہتی نے تجھے کیوں بھوڑ دیا ہے۔

بھانے اسے تفصیل بتانے لگی اس نے کوئی دھڑکنے کی پہچانی سے ہرگز
بتا دیا۔

چند روز بعد بھانے نے کہا کیلاش میں تجھے اپنے در سے میں سب ہرگز

بتا چکی ہوں اب تیرا کیا خیال ہے تو اب انجلی مجھے پسند کر رہے ہے۔

ہاں کیوں نہیں۔ میں تمہیں ہمیشہ پسند کرتا رہوں گا۔

تو پھر تو میرے ساتھ شادی کر نے بھانے۔ کہا جوں چوری چھپتا

اچھا نہ ہو۔۔۔

کیلاش گھبرا کر چپکے ہنسنے لگا ہوا۔ یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا

مونا لیسز کی ہوتی تھیں۔ بے ترتیبی جسم کا ایک تہ اور شکل و صورت
سے ڈاکو معلوم ہوں تھا۔ اس کی ٹھکرے بدلتے بھونکے کا تعاقب کرتی رہی
تھیں۔

واپسی میں بھونکے کی لاش سے بچ چکا وہ ایک لمبی موچلوں والا کون
تھا۔

اس کا نام کرمل دت ہے۔ کلاش نے جواب دیا۔ مشہور ڈاکو ہے۔
اور بلی لڑکے۔

وہ کی سب ڈاکو ہیں۔

اور تم۔

میں شریف آدمی ہوں۔

بھونکے نے لقب لگا دیا۔ وہی اسے شریف آدمی کی حرکتیں دکھائی ہیں۔
تو نے تھکے پاگل کر دیوے بھونکے بھونکے ہاتھوں سے کیا

کروں کیا نہ کروں۔

میری آنکھ میں سب کچھ آچکا ہے بھولنے سے کہا پندرہ روز میں تیرا ہاتھ

اپنے آپ ٹھیک ہو جاوے گا۔

کیا کہہ رہی ہو؟ راستہ بات کرو۔

صاف بات یہ ہے کہ آتی تھاری؟ غریب گات ہے آتی کے بعد صبر

راستہ الٹ اور تیرا الٹ۔

یہ ممکن ہے۔

جس وقت کا انہام اچھا نہ ہو۔ وہ وقت تو تم کو دینی چاہیے تو

مات ہے اور میں مات کی بھی ہوں۔

مات بھی دو کشتیوں..... میں ساری نہ کرے۔ جاس لے آج

کے نہ مجھے بھول جائے میرے یہ وہ میں کوئی ٹکڑی نہیں ہے میں نے

پہلے ٹکڑے لکھا ہے نہ آئے ہیں۔

کیا کپڑاں پہن کر وہ تنگ خاموشی چلتا رہا جس میں معلوم ہوتا تھا کہ اس کے
ذہن میں کھٹکھٹ سی جھڑکی تھی جب گلوں، لڑائی، کپڑوں اور ہوا کی تیزی
جو اس کی اہم شہرت نہیں ہو گی۔

اور کیسے؟

اس سوال کا جواب میں قصہ میں گلیوں، گلیوں، گلیوں میں جھانک کر دے
تہہ دار انتظار کروں گا۔

پھر تو کچھ بتاؤ پڑے۔

نکل تم لوٹ خیر سونو۔

اور کچھ کیا کپڑاں پہنے۔ ہاتھ دھو کر نہ کر۔

تم میری زندگی ہو پھول میں قہار۔ ہاتھ دھو کر نہیں کر سکتا۔

پھول نے یہ کھاتے کھاتے، کر لیا اور وہ لوں اپنے اپنے راستے ہو گئے۔

اگلی صبح پھول، دیوی، جب جھانک کر دے پڑے پڑے تو کیا کپڑاں پہنے

وہاں موجود تھا اس کے ہاتھ میں پوسٹل کا ایک قلم تھا۔

بمبائدار چار منے قلم اس نے کہا۔

وہ کس لئے۔ آپھوں نے پچھا۔

میں نے قلمدار سے ساتھ ملائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پھوں، جی سی سن کر ٹوٹ ہو گئی اس نے یہ بھی پچھا کہ کیا اس نے پہلی

بیوی کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے اس نے لئے یہی بات بہت تھی

کہ وہ کیا اس کی بیوی بنے والی تھی۔

کیا ملائی کے لئے کانپور جان ضروری ہے اس نے پچھا۔

ہاں بہت ضروری ہے یہ ملائی بکری میں ہوگی۔

دونوں چھتے چھپاتے قریب سے اسٹیشن لگن..... پچھلے

وہاں سے فرین میں سفر کہ کانپور پہنچ گئے وہاں کیا اس سے حوالہ پڑا۔

دوست کے پاس گیا اسے سہاری سمجھتے حوالہ بتائی اور اس سے مدد کی

درخواست کی مذکور دوست نے انہیں پہنچا چھوٹے سے گھر میں قیام
 کی سہولت فراہم کی اور ایک مکمل ستارہ دار اس قسم کے سہولت
 میں مابرقہ مکمل نے کیلاش اور پھولن سے چند کاغذات پر ملاحظہ
 کروائے اور عدالت کے ذریعہ انہیں شادی کے بندھن میں باندھ
 دیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر کیلاش پھولن کاشی کی سیر کروانے کے لئے
 گئے یہ پھولن بہت خوش تھی جب وہ چلی گئی کے ساتھ بیوی کی تھی تو
 اس کی مرضی اور شواہل کا احترام نہیں کیا گئے تھا چلی گئی اس کے
 ساتھ ہانوروں کا سا لٹوے یا تھا لیکن کیلاش نہ صرف اس کے ساتھ
 بہت کراہتا تھا اس کی شہوات کا بھی احترام کرنا تھا شام کے وقت
 کیلاش اسے غم دکھانے لگا۔ سینہ بال میں گئے یہ پھولن بیوی نے
 زندگی میں پہلی بار غم دکھائی تھی اسے پرہیز کرنا چاہئے پھر تے اور

باتیں کرتے ہوئے انہی بہت عجیب لگے۔

کانپور میں گزارے ہوئے شب و روز پھولن کو کسی حسین ثواب کی
طرح پیش کشوں ہوئے لیکن یہ ثواب دین چاہتے تھے وہ وہاں
بیش کا پور میں نہیں رہ سکتے تھے پھر روز بعد ورنہ میں بیٹھ کر دانی
لگن اور لکھنے سے پیول اپنے کاموں پر لگی گئے۔
راستے میں پھولن نے چچا کی تلاش تو لگے یہ وہاں ہے مگر نہ ہائے
گا۔؟

ہاں ارادہ ہی ہے پڑا رنگی لگے ہے۔

انہی طرح سوچنے پھولن نے یہاں نہ ہو کہ جاتے ہی ٹھہرے ہو
ہائے۔

گزشتہ ضرور ہو گی کیا لاش نے کہا گزشتہ ہوئی ہے اب لے جانی
جلدی ہو جائے ان کا ہی اچھا ہے تجھے ارادہ نہ لگے ہے۔؟

ہونہیں کسی سے خدوہوں ہوں۔

جب دونوں گھر پہنچے تو کیاٹاش کی بیوی غصے سے پھولن کو گلوہ لگی

بلوی پر کون عورت ہے اور یہاں کیا کرنے آئی ہے۔

یہ پھولن دبیوی ہے۔ کیاٹاش نے عمت کرتے کہا میں نے اسے

ساتھ شادی کر لی ہے اب یہاں گھر میں رہنے لگی۔

یہ سختی کیاٹاش کی بیوی ہنگلی ملی کی طرے پھولن پر بھیجی یوں معلوم

ہو جاتا کہ وہاں کی آگھیں نکالنے لگی ہیں نے پھولن کے ہال پڑ

لگے اور انہوں سے اس کا منہ نوچا شروع کر دیا کیاٹاش جلدی سے

دونوں کے بیچ میں آ گیا لیکن اس کی بیوی نے اس کا منہ بھی نوچ لیا

شور مین کر کیاٹاش کے ہاتھ میں دھڑکرتے دوسرے افراد بھی جمع ہو گئے

جب انہیں پتا چلا کہ کیاٹاش ایک دوسری بیوی گھر میں لے آیا ہے تو وہ

بھی غصے سے بھر گئے اور پھولن کو دہرا شروع کر دیا مگر اسے اندر کھرا

جج کیا سب لوگوں نے پھان کو بری طرف مڑا دیا اور دھکے سے کرکھر سے نکال دیا۔

کیا شہر میں ہو گیا اسے اندازہ نہیں تھا کیا ستے دست پینے پر کڑی ہوگی اور معاملہ کجیو سے ہم ہو جائے گا کوئی اس کی بات بھی سننے پر تیار نہیں تھا وہ پھان کو ساتھ لے کر کھتوں کی طرف نکل گیا اس کی جگہ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے اور اس نے کھیت میں آزاری۔

صبح کیا شہر نے کہا مجھے یہ نہیں تھی کہ میرے دوستے دلائے سنگھ دل نہیں لے کر اچال تھا کہ تھوڑی سی کڑی ہوگی کچھ رانگھی ہوئی اور اس کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔

جو سوا سوا چہا چہا لوگوں نے دیکھا وہی سے کہا کم از کم گاؤں گاؤں کو یہ تو پتا چل گیا کہ میں تیری جھوٹوں میں دھیر سے دھیر سے سب ٹھیک ہو



[Signature]

میں نے حیرت سے دیکھا کہ وہ بڑے چمکے چمکے آنکھوں سے کہتا ہے۔

کیا ڈش جو کروادوں کے ملک سے غصہ دل برداشتہ قہر و پھول تو
اپنے گریہی ہا میں اپنے گریہ جاتا ہوں گریہ نے وہی
وہ میں بھول جاؤں ملک میں بیٹے میں دیں گے یہ سختی پہلوی کا چہرہ
خسے سے سرخ ہو گیا کیا ڈش کا شریہاں بھارتی ہوئی بولی آکھ ولسی
یا جے جے سے نہ کا کھور نہ میں جے جے کروں گی میں میری جوں ہوں
اور اب ہم ایک ساتھ نہیں تے اور ایک ساتھ میری تے۔

کیا ان بھائی کے تئیں سچہ کر ٹھوکر دوں گا اب نے کبھی کسی انسان کو ایسے فیچہ و غضب کے عالم میں نہیں دیکھا تو یہ بھائی کے ہر اثر کا طاہر

کرتے تھے کہ وہ اپنی جنگلی کوکلی جیسا بھی پرہیزگاری تھی۔

مگر..... میرا یہ مطالب نہیں ہے کیلاش نے جلدی سے کہا میں یہ
کہتا ہوں کہ آپ ہمیں گھر لے گئے بہت سوچی سمجھی کر قدم اٹھائے ہو گا
گھر لے گئے لے چکے ہو زلے ہیں۔

کیا اتنی جنگی باتیں کر رہے ہو بھائی نے کہا میں بھی تو یہی کہوں ہوں کہ ہم
بچے جو زلہ اپنا گھر بنا گئے۔

جنگی بات ہے..... جنگی بات ہے پر تو ہم جنگل میں رہ کر تو
بچے نہیں کھا سکتے تو کچھ دے گئے اپنے گھر ملی جاساں وہاں
میں اپنے گھر والوں کا خطرہ بھی نہیں کروں گا میرے دیر۔ سب
ٹھیک ہو جائے گا۔

دھکا تو نہیں کرو گے میرے ساتھ؟

تیرے ہر کی دھکا تو کھائیں کروں گا۔

ہذا اثر بھلوان نے اس کی بہت سی اور گوربا چرما چائے کے لئے
تیار ہو گئی۔

ایسا وہی نے جب یہ دیکھا کہ بھلوان دیر ہی نہیں آگئی ہے تو وہ ٹھیکے میں
دیر اندھ سو گیا اس نے ایک بار پھر بھلوان دیر ہی کے خلاف منصوبہ بندی
شروع کر دی اس مرتبہ وہ کوئی ایسی تدبیر کرنے چاہتا تھا جس میں کوئی
خامی نہ ہو اس سلسلے میں اس نے سبک چند کامیابی اپنا کر ڈال دی۔

ایک بچہ دونوں خواتین کے چھپنے اور قتل نیدار کو شہادت دے کر بھلوان دیر ہی
کے خلاف چوری کی جھوٹی رپورٹ دینے کا وہی قتل نیدار، مہاراجہ
نوٹ کرنے کے بعد جلی فیض آباد میں سر جانے لگا۔ دسمبر 1978ء
کی ایک صبح ایک دیہات میں اس کے گھر کے سامنے کی اور تین پولیس
وائے باہر آئے اسی میں سے ایک نے ہرنے سے پرہیز کی ایک
بچے نے قتل نیدار اور دھوکول کر رہا تھا اور پولیس کو ایچ کر بھلوان

ستارہ بھانک گیا سو لا ہو گھر کے کام میں مصروف تھی پولیس کا کام
 سن کر گھبراہٹی ہوئی دروازے پر کھینکی بھانک دیا اس کے پیچھے پیچھے تھی
 یہاں کوئی بھانک دیتی رات ہے۔ ایک پولیس افسر نے پوچھا بھانک
 ٹرووی سامنے آگئی بولی میں ہوں کی بھانک دیتی۔

پولیس افسر سے یہی تک بھانک کا ہانک دیتا ہوا وہ دیکھنے میں آ رہی
 بھولی گئی ہے کہیں دی چھوڑی در چھوڑی لگی آتی ہے۔
 بھانک ہانک بولی میں ہی میں نے لگی چھوڑی ٹھیک کی۔
 مال کدھر ہے۔

بھانک اس سہیل سے پریشان ہو گئی بولی کونسا مال میں آ رہا ہے۔
 ہانک۔

میں اس مال کی بات کر رہی ہوں جو تم نے اپنے پاس رکھا مال کے گھر
 سے چھوڑی کیا ہے سو لا کا ٹھیکہ دھک سے روکی بولی بائیں درمیان ہانک

یہ بھائی گوردیال بھری جی کے پیچھے کہاں جا گیا ہے۔

پولیس سر نے کہا ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تیرا اڈا گواڈس سے ملے گی
کیل باپ بے اور تیرے اڈار سے پانچویں نے گوردیال کے گھر
میں چھوٹی کی ہے۔

ہاں جی، میں کسی ڈاکو کو نہ جانوں، دونوں پھانسی نے لڑ لڑا کر کہا تھا
گوردیال، مجھ سے ملے ہے۔

زیادہ طور سے چھوٹی پولیس سر نے کہا بعد چلے کر قرار آئے ہیں
تیرے خلاف چھوٹی گا پ چھ گت چکا ہے اب پکیر لی میں اپنی مقامی
فلیم کرتا۔

دوسرے دو پولیس والوں نے پھانسی کو دونوں پانڈوں سے پکارا
کھینچتے ہوئے پیپ سے لکھ رہے تھے، "تمہارا بہت سے لوگ کھلے
ہو گئے تھے لیکن کسی کو یہ سننے کی بہت نہیں ہوئی، وہ سب ہر شے ذرا

نکروں سے بھولن کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بھولن کی چیزوں کے درمیان جیب بٹن ہوئی اور گروہزاتی ہوئی نکروں سے بھول ہوئی۔

بھولن پالیس ریشٹن ہوئی کہ بھولن دیوی کو بھولتے میں بند کر دیا گیا
 بھولتے میں تین ڈاکو بند تھے اس وقت کا بھولتے میں کیا گیا کہ ایک
 پندرہ سالہ لڑکی کو ڈاکو کے ساتھ ایک ہی بھولتے میں بند کر دیا
 ، سب سے بھولتے تھا..... بھولتے خوف زدہ بھولن ایک
 کونے میں سکر کر بھولتے تھوڑی دیر بعد ایک سپاہی نے بھولتے کا
 دروازہ کھولا اور بھولن سے مخاطب ہو کر بھولتے میں سے ساتھ میر بھولن
 لے گیا ہے۔

بھولن ناموٹی سے اٹھی اور سپاہی کے ساتھ بھولن پڑی سپاہی نے
 بھولتے کے دروازے کو لگا دیا اور بھولن کو ایک انگ کر کے میں

کو ابھی نہیں گی۔

تجے کے بہت چھاکر یہ بات اسے ابھی نہیں گی۔؟

عواہداری ایسی بات تو کی تو ابھی ابھی نہ لگے ہے بھولان نے کہا کہ میں
کون باتھ سے چھوڑے ہے۔

پولیس اسر سر پلاتا ہوا ہوا..... ہوں..... انہوں نے تیرے
باپ کی جائیداد تحصیل اور تم نے بدلتے ہیں ان کے گھر سے نہ رات
اور فکری چرالی کہاں پہنچا رکھا ہے۔؟
میں نے چوری نہیں کی گی۔

تو کیا میرے باپ نے چوری کی ہے۔؟

نہارے گھر میں کوئی چور نہیں ہے گی۔

پولیس اسر نے بھولان کے ہال پر لگے ہوئے عواہدات پر آجا

چھوڑ کر یہ تھا نہ ہے تھا نہ یہاں بڑے بڑوں کا چاکا پائی ہو جاتا ہے ہری

تو تو گل کی چھوڑ کر بی بی آپ بھلا بھی نہیں رہ سکتی خود ہی بتا دے
سب کچھ۔

بھونچا رہی نے زور سے چیخ ماری اور بال ہلاسنے کی کوشش کرنے
لگی پولیس سڑک نے زور سے جوقبہ لگایا اور اسام ہے تیرا عدد۔
بال ہلا سکتی ہے میرے ہاتھ سے؟ یہ بات نہیں کہ ہے کا ٹکڑا ہے گا
زور میں بھی دیکھوں تو کتنے پانی میں ہے۔

چھوڑ میرے بال اچھون بیٹھے گی چھوڑ دے سس چور نہیں ہوں میں
نے کسی کا مال نہیں چھو لیا مجھے چھوڑ دے۔

پولیس سڑک نے اس کا منہ اپنے منہ کے سامنے کیا پھر اس کی آنکھوں
میں آنکھیں اٹھ اٹھ اٹھ رہی تھیں میں نے صرف بال ہی ہلا دے ہیں یہ تو
تماری دیہاری ادا ہے ابھی سے چٹخنا شروع کر دیا۔

زور لگانے کی وجہ سے بھونچنے کی آنکھوں میں پانی ہلکا گیا لیکن وہ اپنے

بال نہیں چھڑا کی جب اس نے ٹھٹھکیں..... ترک کر دی۔

پالیس گھرنے اس کے، بال پھوڑو سیٹے جو لا اب ٹھیک۔ جے یہاں کسی
کا ہاتھ، کٹنی کا شش کر سکی تو زیرو تکلیف اسے کی گئی تھ
چند کو ہاتی ہو۔

پھولیں، دونوں ہاتھوں سے سرو ہاتی ہوئی بولی کوں۔ ہا تھ چند؟
بڑی ہلدی بھول گئی ہو تھ چند کواری وہی تھ چند جسے تو نے بھولوں
میں روک لیا تھ۔

پھر کیا ہوا تھا؟

ہو، کہا۔ اس نے بری نیت سے سرو ہا جو بکا لیا میں نے صورت مرام
کے نہ چہ تھو کا اور گھر کو بھاگی۔

پھر کیا ہوا؟

وہ میرے پیچھے بھاگا اور ٹھٹھکی بکا کر رہنے لگا تو نے رہت نہیں لکھوائی

گرہوں کو کون پڑھنے ہے جی۔

کیا نام ہے تیرے بھتی کا۔ اور تیری خفیات کروانے کیوں نہیں آیا؟

کیا اس نام ہے جی اس کا۔ دوسرے گاؤں میں رہو ہے۔

یہ تو نے پہلے واسے کا نام بتایا ہے یہ دوسرے کا۔؟

پھولن پنکھائی پھر اس نے تار پانی مناسب بھا۔

پہلے واسے کا نام پتی گل تھی اس نے مجھے پھوڑ دیا تھا۔

عقول پر چھوگہ کے بعد پھولن کو درود سوات میں بند کر دیا کیونکہ

اذا کوئی نے سوات شروع کر دینے لیکن اس نے کسی بات کا جواب

نہیں دیا اور ایک کو نے شہینہ کر دینے کی رات کے کھانے کے بعد

ایک سپاہی درود اسے پر چھوگہ کے لئے لے آیا اس مرتبہ وہاں

دوسرا پکس اسر تھا۔

اس نے پھولن کا بازو پکڑ کر بھگاد دیا۔ تو نے پوری زندگی کا جتنا کب

سے شروع کیا ہے؟

پہلے ہاتھ جوڑتی ہوئی بولی میں نے چوری نہیں کی تھی مجھے دشمنی میں
بکرا دیا گیا ہے۔

پولیس اسٹریس کے تحت پر تھپڑ مارا جاتا ہے اور سب ہکھٹا رہے
ہاں کہہ کر پہچان لکھا ہے تو نے۔؟
میں بے گناہ ہوں تھی۔

تیرے ساتھیوں کا، ام کیا ہے۔
کون سے ساتھی مہاراج۔

پولیس اسٹریس نے پہلے کا ہڈو سرورڈ کر کر کے ہاتھ لگا دیا وہ درو کی شدت
سے کراہتی ہوئی پولیس اسٹریس کے ساتھ لگ گئی تیرے ساتھی جو
داروایت میں تیرے ساتھ تھے۔

میں نے میں نے کوئی داروایت نہیں کی تھی میں نے کسی کا

مال نہیں چرایا۔

پولیس فسر مسکریا اور پھولن کا دوسرا ہانڈا بھی سوز کر اس کی پشت سے لگا
دیہ پھولن کو اور وہی شدت کم کرنے سے لئے بچوں کے بل کھڑا ہوا
چلا۔

بھگی مرثی دیکھی جتنے نے پولیس فسر نے پوچھا۔
دیکھی جی۔

ذرا دین کر تو دکھاؤ۔

پھولن کے چہرے پر جھٹکا اور آئی بلی میں بھی نہیں جی.....
پولیس فسر نے اس کے ہانڈا پھوڑ دیئے اور گردن میں ہاتھ ڈال کر اس
کے سر کو ہاتھ چلا گیا یہاں تک کہ پھولن کا سر زمین سے ہاتھ لگ گیا
مرثی جی کہ دکھا مرثی

پھولن نے پس دوپٹے کی تو پولیس فسر نے اس کے ہاتھ ایسا سلوک

کہ شروع جس کے بیان کی تہذیب و بہادرت نہیں دیتی تھو بھر کے
 بعد رات کے خانے میں بھلون کے نہ سے نکلنے والی گالیاں اور تھپس
 کو بچے تھپس قحانے کی عداوت کے اندر اس قسم کی تھپس روز مرہ کا
 معمول تھپس بھلون نے اپنی عزت چانے کے لئے ہر طرے پر تھو
 چانے، شور مچا دیا، واسطے دیئے بھیڑیوں پر کچھا اثر نہ ہو، اس کی
 عزت اور تھپسوں سے محکوم ہوتے رہے، اور رات کی تاریکی ان
 کے چروں کو اور زیا اور سیا تک پہنچتی رہی۔

بھلون کو کچھ یا تھپس رہا کہ رات کے کس حصہ میں اسے ادھر وہ حالات
 کی کوٹری میں بیٹھ دیا گیا اس کے سواں عقل ہو چکے تھے، اور انک
 انگ سے تھپس اندر ہی تھپس وہ ایک کونے میں بیٹھ کر سو پنے گی کہ کیا
 بھی، وہ انک ہیں، قانون کی سرپرستی کا کام جن کے سپرد کیا گیا ہے کیا
 بھی، انک معاشرے کو سوجھانے والے اور نگرہوں کو گرفت میں

لانے والے ہیں۔؟

حواۃ میں موجود تینوں ڈاکو پھولن کی نگلیں ہی چمکے تھے جب پھولن کو رو پارہ حواۃ میں آیا گیا تو وہ چپ لپٹے رہے اس وقت پھولن کے ساتھ بھردوی کا اکلید بھی نہیں کر سکتے تھے ایسے موقع پر اعتبار بھردوی بھی فشرعی ہا تا ہے۔

دوسری رات بھی اٹھانے کے درود پورنے پھولن کی نگلیں اور سپاڑوں کے قلعے سے رات کی چارکی میں اس کے دلم ایکس پارہر جلی گئے ان دلموں کی چمک میں اس نے ہلکے سے چر سے دیکھے وہ پہلے اور بھردوی وقت کے بعد تباہوں کو اپنے دلموں کو کرپنے سے روک نہیں سکی تھی۔

تیسری صبح جب اسے رات میں فشر کرنے کے لئے حواۃ سے نکلا گیا تو وہ اکلید بھی اور اتوں تک ہانگے ہوئے نہ تھے بننے کے

بعد اس کے جو اس معطل ہو چکے تھے اسے اپنے گرویش کی بر شے تھی اور عیب نگہ دہی تھی چلیس اسے ایک قرچی شیر اور دیوانے لگی اور وہاں عدالت میں پیش کر کے اس کا ریاضہ حاصل کرنے کی کوشش کی یعنی چلیس ہتھ سے کا چھان چار کرنے کے لئے وقت درکار تھا عدالت میں پھان کی طرف سے نہ تو کوئی دیکھ پیش ہو اور نہ ہی کوئی گواہ مجسٹریٹ نے چلیس کا بیان سننے کے بعد پھان دیوانی کو عدالتی ریاضہ پر حور ادا کی نڈل بھیج دی۔

نڈل کے ملنے نے بھی پھان کے ساتھ وہی سٹاک کیا جو چلیس کر چکی تھی۔ یہاں اور شرمناک سوک و درد کراس کے "نوا بھی منگے ہو گئے احتجاج کے طور پر اس نے نڈل کے اندر مرنے پر تہہ دکھ لیا یعنی آٹھ چوڑا کھوڑا دیگھن اس کے احتجاج کی کوئی پروا نہیں کی گئی کیونکہ اس وقت وہ ایک گناہور ہے چلیس پھان دیوانی تھی اس کی ساتھ وہی کوٹھڑی میں

رہے اسے قیدی بھی اس کا، نہیں جانتے تھے ذیل کے انداز سے
 ایک دلی شراب مفت بکھلایا گیا جسے ہر شخص پی سکا تھا۔ صرف ذیل کا
 قلعہ بلکہ نیروار قسم کے قیدی بھی اسے ہر قسم کے گندے باتوں نے
 کھلوایا۔ اگر وہ احتجاج کرتی تو اسے وہی طرہ مارا جاتا تھا۔

چند روز بعد بھولن دیوی کے باپ دیو دیں کی غیرت بھی جاگ اُٹھی اور
 وہ بیٹی کی شہادت کے لئے اصرار بھر جاگ بولنے لگا۔

نریہاں، ملی گاؤں میں وہ سبب بنیٹ تھا کہ وہ بچے بچان میں
 سے ایک کا، مہرائن شکر اور دوسرے کا، مہرے کرن شکر تھا دیو
 کہہ کر جسے وہ تھا کہوں کے پاس وہ دست کرتا رہا تھا ہر طرف سے
 اس نے سونے کے بعد دیو دیں اس کے پاس پہنچا اور بھولن دیوی کی
 رہائی کے لئے انھیں بچاؤ روغ اختیار کرنے کے لئے کہا۔

مہرائن شکر نے پوچھا اصل معاملہ کیا ہے؟

بات صرف اتنی ہے جی کہ صبر و جماعت کا رواج نہیں ہو گیا ہے وہ یہی سبب ہے کہ اس کے بیٹے ملادیں نے پھولن کے خلاف چوری کی جھوٹی رپٹ لکھوائی ہے۔

آجے کیا چاہا کہ رپٹ جھوٹی ہے وہی اڑاؤں ملنے لگا ہے کہ تیری لڑکی ڈاکوؤں کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

وادی پنہال کے دیہاتوں کا کوئی گروہ نہیں ہے جس کا کسی نہ کسی رنگ میں ڈاکوؤں سے واسطہ نہ ہو۔

پھولنے سونے جرم میں ملوث ہونے کی وجہ سے وادی میں روپوش ہو جاتے ہیں اور وادی بھر میں کے ساتھ مل کر ڈاکو بن جاتے ہیں بعضوں کو ڈاکوؤں کی طرف سے دہشتی ہے اور وہ ان کے لئے بھڑی کرتے ہیں بعض ڈاکوؤں کے قتل کا بھی نہ بچتے ہیں یہ سب سببوں کے لئے دوسرے گروہ سے مدد طلب کرتے ہیں۔

دیو دین ہاتھ جوڑتا ہو اور اس کی اپنی غی کو ابھی طرحت جانوں ہوں
مہاراج مہاراج کی گج خور ہے پر چور نہیں ہے۔

ہے کن سنگھ یو لا تو اپنے بھائی سے مل کر قیدیوں میں کر لیا اس
کے بکڑے ہاتھ۔

میں ہاتھ کر چکا ہوں مٹی کا پتھر مارا دین نہ مانے ہے وہ پھول کا
دشمن ہو گیا ہے کوئی ہاتھ نہ ملے ہے آپ کو انگوٹھوں نے یہ ہی ہمت دی
ہے آپ ہی جاکر کریں گی۔

زراٹھ سنگھ غصے سے پورا کوئی اور دروازہ کھول دین ہمارے پاس اتنی
فرصت نہیں ہے۔

دیو دین اس وقت تو چلا گیا لیکن دوسرے دن پھر اس دروازے پر آن
موجود ہو گئی وہی کی ہمت ہاجت کے بعد مل کر ان کی ضرورت
حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

دیجی۔ بے کرن تنگہ نے کہا اس کام میں تو بہت سی شرتی ہو گا وہ
کون اسے گاتھیں تو بتائی ہے کہ پالیس واسے نوٹ پہلے وصول
کرتے ہیں اور بات بعد میں کرتے ہیں۔

دیجی اس سے جی بھوت ہو اور آپ کی پٹی پٹی چنگاواں گامہارا
نہیں تو پھولن آپ کے گھر میں گامہارا کر دیا کرے گی آپ کوئی چنگا
نہ کریں۔

سیری پٹی کی گرتھی ہے۔

یہی کوئی سترہ افسار ورت کی ہو گی جی۔

نہ کر برادران نے پٹیائی نگروں سے ایک دوسرے کی طرف
دیکھا۔

صرف سترہ افسار ورت انائی تنگہ نے کہہ دیا سر میں یہ لکھی ہیں
اس سے آدنی کیا کرتا ہے نہ کا۔؟

پہونچ چھو بہاوان چھ چھو کر لی مارے کچے کے لئے مصیبت بنی
 ہوئی ہے اپنے آدمی کو چوڑا کر بھاگ آئی تھی اس نے دوسری عورت کر
 لی یہاں پر مایہ دین اس کا دشمن ہو گیا بچاوت نے اسے تیر کا بھیج دیا
 وہاں بھی اس نے گل بھلائے اور چوری چھپا ایک آدمی کے ساتھ
 شادی کر لی دو دو بی بیوں والا تھا اس کے گروہوں نے اسے دھکے
 دے کر گھر سے نکال دیا۔

نہائی تھو سر ہلا جا ہوا لاچھا..... میری چھوڑی کے لئے ہکھو لا
 ہی چڑے گا۔

ریح دین دھنیں دھاوا رہا ہوو ٹھٹے ہو گیا تھا کریم دہران نے ایک دیگی
 کے ذریعہ پھولن کی ضمانت کروائی اور ٹٹل سے رہا کر دیا اسے اپنے
 گاہک لے گئے۔

پھولن دہری کے تین بچے ٹٹل میں گزرے تھے وہ بہاوت دلی شکست

اور ان اور چپ چپ تھکی تھکی آٹکھوں میں بنی کر رہا اور اس کے لئے تنگہ کے چڑھاتے تھے لیکن بنی کر رہا اور ان کی آنکھیں کھڑکی تھیں مسکرا رہے تھے کب چلتے ہیں گا مہندو پر دھری بنی اور سب سے پہلے ان کو ایک خالی مکان میں لے گئے اور اپنی میری یہ کامعاوضہ وصول کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

پہلے ان نے رولز اور کی کوشش میں اور فریڈرک کیا لیکن سب سے پہلے ان سے بندھے تھے نگہ برداروں نے قلب نگاہ اور شمار آؤ نگہ برداروں سے پہلے ان کو نگہ برداروں کی طرف بڑھے لیکن کدلی اور ان کے نکل کر سامنے آئے تھے پہلے ان نے حراست کرنے کی کوشش کی تو ایک ذور وار تھیں اس کے منہ پر پڑھو ہسٹریائی اعجاز میں چیلنے لگی بن چیلنے کے جواب میں نگہ برداروں نے ان کو ہر گھنٹوں سے اس کی حراست شروع کر دی۔

چند منٹوں کے اندر پھوٹن کی قوت سے حراحت ہوا تو ڈگنی وہ دنگھنوں اور
 اوتوں کی تاب نہ لاتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئی اس کا چہرہ چوڑوں کی
 وہ سے سوچی گیا تھا اور کئی ہفتیوں سے جلد پست گئی تھی وہ ہر شے ذرا
 فکروں سے دونوں بھانجیوں کو دیکھنے لگی۔

اوری چھوڑی بہو تو تیر سے خاتنی تیر سے مگن تیر سے جگے نسل سے چھڑا
 کر لائے تیر سے اپنے تیر سے شرما لہا، چھوڑو مور کھ تین ہفتے نسل
 میں رہنے کے بعد بھی شرما رہی ہے۔

جب دن کھلا ہوا پھیلا تو دونوں لہا کر پھوٹن کلاس خالی مکان کے اندر
 بند کر کے دھستے ہو گئے پھوٹن وہ پیر تک ٹراپ اور بے خوابی کی
 کیلئے میں وہاں پڑی رہی اس کی چوڑوں سے ٹھیس اٹھتی رہی اس
 نے اس کھانے کو ہاتھ نہیں لگیا تھا جو کھا کر وہاں چھوڑ گئے تھے جب
 دن ڈھلنے لگا تو اس کی پریشان پڑ گئی اسے معلوم تھا کہ سنگھ براہمان

رات ہوتے ہی وہاں پہنچ جائیں گے یہ سوچ کر وہ اٹھی اور قید خانے سے نکلنے کی کوئی راہ کاٹ کر نکلے گی اور یہ راہ اسے توڑی ہی کوٹھڑی کے بعد ہی مل گئی تھا کہوں نے زبیر وہ مضبوط دھات کا جھانپا تھا ان کا خیال تھا کہ وہ بے سہارہ اور کمزور لڑکی نہیں جاسکتی تھی۔

پہلوں اس قید خانے سے اٹھی تو اس کی پریشانی پہلے سے بڑھ گئی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جائے یا پھر اسے کھڑکی کے باہر سے اٹھ کر کھڑکی کے باہر نکال دیا جائے گا۔ وہ ہار دیا اس نے جانتے تھا کہ وہ مزاحمت کرتی تو وہ اس کی حفاظت منسوخ کر دیتے اور اسے وہ ہار دیکر ہٹا دیتے، یہاں وہ بھیڑنے سے عورت وہاں گئی، بھیڑنے سے اس کے قدم ہلکے ہو گئے تھے کئی ہراس کے لی میں آ یا کہ وہاں اس نفس میں پہلی جائے جس سے نکل جانا کی تھی۔

بہت سوچ بچار کے بعد اس نے فیو گائی گاؤں کا رخ کر لیا حالانکہ وہ

ایک بار پہلے وہاں سے نکالی جائیگی تھی اس کے ال میں سید کی ایک
 موصوفی کرن روشن تھی شاید کیلاش کے گھروالوں کو اس پر دم تھا ہے
 جب وہ کیلاش کے دروازے پر پہنچی بلو کہ آگے تھکن دور ہے خوالی کی وجہ
 سے نہ جانی ہو تھی تھی عورتیں گا دیں بخار میں پٹنگ رہا تھا کیلاش کی
 یوٹی اور اس کے درشتے عروں نے جب اسے دیکھا تو شور مچا، پاور
 اسے ایک منٹ کے لئے بھی برداشت کرنے پر تیار نہیں تھے۔

لنگ جا رہی ہیں سے کیلاش کی جڑی چٹائی یہاں میرے لئے کوئی جگہ نہیں
 ہے آورو کہنی تھے اور کوئی گھر نہیں۔

بھگوان کے لئے مجھ پر دم کرو بھون نے اچا کی میرے پاس کوئی
 لنگا نہیں ہے وہ سب مجھے مارا لیس گے میں جڑی مشکل سے جان
 پھا کر بھاگی ہوں کیلاش میری دعا کرو میں تہدی دھرم ہتی ہوں مجھ کو
 اپنے گھر سے مت نکالوں میرے پاس کوئی لنگا نہیں ہے اور سارا

گاؤں میں راتیں ہو گیا ہے کوئی بھی اپنا نہیں رہا۔

کیلاش پریشان ہو گیا وہ پھولن کی رہنمائی کر سکتا تھا وہ جانتا تھا کہ

گاؤں کا کوئی گھر پھولن کو ہلاک دینے پر تیار نہیں ہو گا کیونکہ اسے اپنے

گھر میں رکھ سکتا تھا اس کے رشتے دار اس معاملے میں کوئی بات نہیں

پر تیار نہیں تھے اور اس کے اندر اچھی بہت نہیں تھی کہ وہ ان سے اپنی

کوئی بات منوا سکتا۔

پھولن ہم انہی طرح جانتی ہو کہ میں تیار سے گئے ہلکے پھولن کر سکتا اس

نے کہا تم کیا سوچ کر یہاں آئی ہو کیا تمہیں یہاں کے حالات معلوم

نہیں تھے تمہیں اس طرح یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔

میں جان بچا کے بھاگی ہوں پھولن نے دوتے ہوئے کہا۔

خالموں نے مجھے ایک گھر میں بند کر رکھا تھا میں نے سو راتوں سے

بکریاں کھایا کیا تجھے میری حالت خد کے ہے؟ اور کچھ مجھے کتنا تیز

بھلا ہے۔

کیلاش نے اس کی بغل بٹھکی اور اپنی بیوی سے بولا اے تو واقعی
بہت عزیز بھلا ہے۔

اور سہری جوتی سے..... جوتی بولی بھلا ہے تو ہوا کر۔ یہ کوئی
دوا خانہ نہیں ہے باہر پھینک اس پہری کو۔

کیلاش نے ڈرتے ڈرتے کہا بھلا میں کہاں جانے گی ایک رات وہ
پٹے دے گا میں کو انکل چلی جانے گی۔

میں تو اس کی، تمہیں تو ڈوس کی آرتھے اس کے ساتھ جو روٹی ہے
تو تو بھی انکل جاس اس دوست کو یہیں نہیں رکھ سکتی اور اس سے
لے اس سے ہاپ کے گھر میں چلے جاسے نہ کیاں رہیں۔

بھلا، یہی سے صحت کا دم بھر نے وہ نے کیلاش نے بھی آنکھیں میچ
لیں وہ بیوی کو ایک طرف لے جا کر یہ وہی وہ شور مچا میں بھی

اس کا بندوبست کرتے ہوں۔

پھر اس نے اپنے ایک دوستے دار کا خفیہ پتہ دے کر ڈاکوؤں سے
اسے پر بھیج دیا۔

کیلاش کی چوٹی پر اس سے دوستے ہر چہ ہو گئے کیلاش نے بھول
سے کہا اس نے اپنے ایک دوست کے گھر میں اس کی رہائش کا انتظام
کیا ہے وہ تھوڑی دیر میں اسے آکر نہ پائے گا تنگی سے چور بھول
دو ہی انہی کی کوئی بھی بات دھوکا دے سکتی تھی وہ ایک کوٹے میں بیٹھا
انتظار کرنے لگی کیلاش نے اسے ہلکا سا کھانا دیا اور اس سے
حال اسوال پر پوچھنے لگا بھول نے اپنی گرفتاری اور ضمانت لینے والوں
کی بات پر تکی کا سارا قصہ سنایا۔

یہ سن کر کیلاش نے پہلو کی سے کہا تیرے تھوڑے گاؤں میں رہنا ٹھیک نہیں
میں تجھے انہی جگہ بھروسہ نہیں جہاں خاکیوں سے پاک ہاتھ تھ

تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

کیلاش کیا تو اب بھی میرے سے محبت کر رہے ہیں؟ پھولان نے
پوچھا۔

کیلاش نے جواب دینے میں تاہل کیا اسے معلوم تھا کہ اس کی چوری
چھپ کر ان کی باتیں سن رہی ہوگی یہ تو نے کوئی دھواہی بھی کھٹی ہے
یا نہیں۔

دواہی پھولان نے کہا تم بھی جیسے بات کرو دواہی کہاں سے اتنی
سیدھی سسکی پڑتی ہوں میرے پاس کوئی دواہی ہوتی ہے؟

میرے پاس تو دواہی نہیں ہے مگر اپنے دوستوں سے کہہ دوں گا کہ وہ
مجھے دواہی دے دیں وہ سب تو کوئی چٹان نہ کر سب ٹھیک ہو جائے
گا۔

پھر یہ بعد ایک سال گاڑی کیلاش کے دروازے پر پگھلی جس میں وہ

تو مندو جوان سوہرتے تھے کھلاش فوراً ہیر گیا اور دونوں فوجیوں کے
 ساتھ راز داران انداز میں چکھو دیے تک باتیں کر رہے پاگلرا اندر جا کر
 پھولن کو ساتھ لے کر راتل گاڑی میں سوہر کرہ پڑا یکے نو جوان نے
 ریلوں کو چا یک دکھایہ اور راتل گاڑی اپنی مخصوص آواز نکالتی ہوئی وہیں
 گال پڑی پھولن دیوی راتل گاڑی پر سوہر ہوتے ہی چادر پھینک کر لیٹ
 گئی اسے ہر پچھ نہیں تھا کہ راتل گاڑی کہاں جا رہی تھی نہ ہی اسے اس
 راستے کی فکر تھی۔

راتل گاڑی گاؤں کی حدود سے نکل کر گھٹنوں میں داخل ہو گئی یہاں پر
 سراسر معلوم ہوتا ہے کہ ہر ٹرین کو وادی پٹنیل کی تھوڑی سی تفصیل بتا
 دی جاسکتی۔

وادی پٹنیل میں پانچویں صدی کے آثار ہر سو میں عروج سے اٹھ رہے ہیں
 ہر پانچویں صدی میں جب تو ہار ٹکرائوں کو پانچویں صدی نے دلی سے ہار

بھنگا یا تو انہوں نے اس دھڑی میں پتا دلی ہو رہی ہاں بیخود کر چھاپا ہر
 بنگا لاتے رہے اور ہوئی ہوئی گھانٹوں اور بھول بھلیوں میں اگر کوئی
 انہماں آویں دھنک ہو جائے تو اس کے لئے دھنکی بھرا دست سلاش کرے
 دشوار ہو جاتا ہے۔

چند ہویں صدی میں جب مغل فاطمین نے ہندوستان فتح کیا تو ہندو
 ٹھکانوں نے ان گھانٹوں میں چھوٹی ہندو سٹال کی ٹھکانیں بنانا شروع
 اس ملائے کوہا نیوں اور ڈاکوؤں سے ساف کرنے کی کوششیں رتی
 رہی ہیں لیکن آج تک یہ طاقتور ڈاکوؤں کی تاج گاہ ہے اس کی ہل
 وچو بات میں سے ایک وہ یہ بھی ہے کہ اگر دیکھو دیکھو میں رہے
 والے لوگ ڈاکوؤں کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرتے ہیں نہ صرف
 کہاں بیٹھا رہاں ہر چھوڑا رہاں کرتے ہیں بلکہ انہیں پولیس کی قتل
 حرکت سے آگاہ بھی کرتے رہتے ہیں دشمن دہشت گردی انہیں اپنے

سیر اور چھپرہ میں آزادی لگتے ہیں یہ تھا جس روٹی کا ہکا حوالہ جس کی طرف پھولن ورجی کی شکل گاڑی دواں دواں تھی ایک لہا کا سلاٹے کرنے کے بعد بل گاڑی رک گئی اور گاڑی ہاں جس کا نام ہم شکر فرض کریتے ہیں پھولن کو جانے کا کر آگے کا دست پیدل طے کر پڑے گا۔

کھا، کھانے اور گاڑی پر آرام کرنے کی وجہ سے پھولن پہلے سے ہکا بعد عسوں لڑی تھی اس نے ایک آکھو نکروں سے شکر آکھو اور اور گردہ بھتی ہوئی ہوئی یہ تم لکھ کہاں لے آئے ہو۔

ارجی بی وہارے کو تکیں مت دکھاؤ شکر ہوا ہم تو تمہیں نہیں دانے تم طودی تارے ساتھ آئی ہو کہ تو واپس پھرتا نہیں لیکن اب کیا ش اپنا اور ہاں نہیں کہنے کا

پھولن سنہل کر ہونگی پر یہ جگہ کون سی ہے۔

یہ جنگ ہے جی اس میں نیلے اور گھٹیاں تیار تھے دریا بھی ہے ہر اس
 کا کوئی نام نہیں ہے شاید ہو بھی مگر ہم نہیں جانتے۔
 اور تو کہو ہے کہ آگے پہلے پل پل پل سے کا پلوان نے کہا۔
 ہم نے یہی کہا ہے جی۔

پھر تو کیوں تل گاڑی نہ ہوا۔ ہے آگے؟

تل گاڑی یوں نہ آگے چلے کہ اس کے چپے بہت چوڑے ہیں اور
 راست ٹک ہے تو ہر کوئی دوسرا راستہ دیکھ لے گا۔

ہم کو فوج ناوے ہے دوسرا راستہ میری فوج جیادہ بڑا ہووے تو تو دیکھ
 لے۔

میرے ساتھ ٹیک سے بہت کر پلوان نے کہا میں پہلے ہی بہت دگی
 ہوں انہوں میں رہنے والے سب دگی ہیں یہی جی ٹھکر نے کہا
 خود چوں کہ ان کا گھر پر پلوان کر دنگوں میں بہت ہے لیکن ہم اس دنگ کو

ہاں سے نہیں نکالتے خوب جنتے ہیں شور مچاتے ہیں قہقہے لگاتے ہیں
اور ننگ میں منگل کر دیتے ہیں۔

یہ کہ کروٹکل گاڑی کو اٹکیں سوڑنے لگا پھولن تذبذب میں چٹکی
واٹکی ہلی جائے آگے کا سڑ بھری رکھے۔

تو ٹھٹھکیں پھر..... ٹھٹھکیں پھر..... ٹھٹھکیں پھر.....

میری طبیعت خراب ہے رات میں رستہ میں تڑپتی تو پھر کیا ہوگا۔؟

ہو گا کیا..... ہر جگہ کنہ صوفیوں پر انٹاٹکیں گے ہاتھ پھولن ٹھٹھکیں

کے پیچھے ٹھٹھکیں چلیں گی طبیعت خراب تھی وروں، بھور، بکھرے رستے پر

لا کھڑی ہوئی ٹھٹھکیں رستہ میں تڑپتی تھی کالہاسی ٹھٹھکیں بھور، بکھرے رستے پر ہاتھ پھولن

رہا تھا دکھائی دے نہ تھیں ٹھٹھکیں، بھور، بکھرے رستوں کے درمیان

نیز سے میز سے رستہ پر پھٹے رہے ہاتھ پھولن ٹھٹھکیں بکھرے رستے پر

جہاں جہاں ٹھٹھکیں نصب تھے۔

اس وقت رات ہو چکی تھی اور چند افراد ۱۱۱ ڈسٹرکٹ کے گرد بیٹھے تھے جن میں سے ایک شخص بھوان کی پڑھائی کے لئے اٹھا بھوان اسے پہلے بھی دیکھ چکی تھی وہ درمیان میں تھا جسے اس نے کو بانی، امی گاؤں میں دیکھا تھا آؤ..... آؤ..... بھوان دیکھ کر مہلات نے کہا میں جو معاش نے تمہیں راستے میں ٹھک تو نہیں کیا؟

نہیں اس نے میرے ساتھ کوئی بھی خانی نہیں کی۔ بھوان نے بھی پڑھتی ہوئی بولی شریف آدمی کے لئے ہے اور مہلات نے قہقہہ لگایا وہ اس دنیا میں کوئی بھی شریف نہیں ہے سب مطلب کے دار ہیں میں بھی شریف نہیں ہوں تو بھی شریف نہیں ہے

..... ہاں..... یہاں جو شریف بننے کی کوشش کرتا ہے وہ بھوکا کھاتا ہے بڑا مل ۱۱۱ ہے کوئی کھانا ہے یہ ختم چاہا ہے پھر ڈان باتوں کو..... غرضت کیسی ہے تیری دل پہ کو کھائے پے گی

یا آرام کر سکی۔؟

میری طبیعت ٹھیک نہیں تہ پہلوں نے کیا میں آرام کروں گی۔

اسنے میں ایک پارچہ ٹخنیں غصے سے لٹکا دیں اور جھوٹا جھوٹا پہلوں کے

سامنے جا کھڑا ہوا اور اسے گرد بیٹھے ہوئے ڈاکو جود کر مہلات کی باتوں

پر قہقہہ لگا رہے تھے ایک دم چپ ہو گئے اور پہلوں کی طرف متوجہ

نکروں سے دیکھنے لگے۔

یہ تھا دوسرا دن ہے پہلوں (یعنی دار مہلات نے کہا) دو گھنٹوں کا کام ہے

اللہ کر اسے پر نام کر۔

لیکن قہقہوں کے کہ پہلوں کھڑی ہوتی ہیں گھرنے پہلوں کی چادر کو

مضبوط دھکی میں جکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کھڑا کر دیا بلکہ ہاتھ

و پچھائی کر دیا پہلوں کو اٹکیں۔ سے بچنے کے لئے تجلیوں کے بل کھڑا

ہو بچا ہوا گھرنے ہاتھ اس طرف پہلوں کے چہرے کا جائزہ لیا جیسے

تھوڑی بکری کا ہاتھ لہتا ہے۔

کیوں دی سغریٰ کیا؟ سب تیرا؟

نام پر مجھے ہے یہ جان لو سے ہے۔ پھولن نے کہا۔

میرا؟ م پھولن دیوی ہے پادرو پھولن بھری۔

الاؤ کے گرد بیٹھے ہوئے ڈاکوؤں نے زور و زبانیوں کرتے

پھولن کو پھولن دیوی اور پھولن کی لکھی نے ہلکے ہلکے پنے لکھی دیا ہے یا

میں؟ انہوں نے ایسی ہی تھی مجھے پھولن بھری کے چار سے کی بات لڑ رہا ہو۔

یہ چار سہا سہا۔ مگر نے کہا ہے؟ پچھتاوا ہے۔

چار دن سہا سے پانچ دن کی تو سہا سے پانچ دن کے گاؤں گرنے کیا

اور پھولن کے ہاتھ کو پھولن بھری کے ہاتھ سے پھولن بھری کے ہاتھ سے

گولیاں بھی کھلا دینا پھولن بھری کے ہاتھ سے پھولن بھری کے ہاتھ سے

بھوک لگی ہے۔

جس نے نفی میں سر ہلا دیا، کچھ نہیں کہہ سکاں گی صرف آرام کروں گی
 تمہیک سے تمہیک سے، یہ تو تمہارے کیا خوب آرام کر رہی ہو، نفی شروع کرنا
 تو نے تنگ کرنا ہے ایک گلاس پانی دے دے دیتا ۔

بھولسی نے وہ ہفتی کھائی دودھ پی اور خیر میں جا کر سو گئی وہ رات تھکا آرام کرنے کے بعد اس کا بھراؤ کیا اور وہ خود کو ریشا ریشا ٹیٹ میں لپیٹ کر رکھنے لگی تاہم وہ وہاں مگر کے دیئے سے بہت ٹوٹا ہوا تھی اور جلد وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی اس نے ڈاکٹروں سے باتوں باتوں میں رابطہ کرنا شروع کیا۔

تیسرے روز رات کے کھانے کے بعد پیرا بکر نے خواب شراب پی
 پھر اس بھونگی کدو کیا پڑا ہوا اس سے پہلے بھی اس قسم کی بھیا تک
 صورت حال سے وہ چار بھونگی تھی اس نے اپنی مزاح پھیلانے کے
 لئے مزاحمت بھی کی تھی مگر یہی طر تیار بھی کھائی تھی اس جنگل میں

گھنٹوں میں سرایتے اپنی حالت پر غصوں کندی تھی کیا زین پر اس
 کے لئے کوئی جانے پھاؤں؟ بھوکے بھڑے کب تک اس کی
 بوٹیاں نہ چتر رہیں گے اس نے سوچا کیا اسے انجی ڈاکوؤں کا اپنا
 مقدر کچھ لینا چاہیے یہ وہاں سے بھاگ جانا بہتر ہے اور پولیس
 مقاموں میں ڈاکوؤں کی چوکت کے قلعے میں بھگی تھی پولیس ڈاکوؤں
 کے حملے میں بہت بے رحم تھی اس شخص میں عورت اور مرد کی کوئی تفریق
 نہیں کی جاتی تھی بلکہ عورتوں کے ساتھ زیادہ بے رحمی کا سلوک کیا
 جاتا تھا۔

یہ سب کچھ سوچ کر اس نے بھاگ جانا ہی مناسب سمجھا اس وقت تمام
 ڈاکو بچے تھے اور جس خیمہ میں وہ بیٹھی تھی اس میں پڑاؤ کر کے
 لڑائی کی آواز گونج رہی تھی وہ بچے سے باہر نکل دوسرا ایک طرف چلا
 چڑی اٹھی وہ چھوٹا ہی بلی تھی کہ اس کے کانوں میں ایک جھکنا

آواز ابھری۔

رگ ہوا کون ہو تم؟ دو کوئی رات کی ذیوئی دلاؤ! اک تھا۔

پھولن گھبرا کر پوئی۔ میں ہوں پھولن دیوی۔

ڈاکو نے راکھل پیچے کرٹی اور یوں اچھا اچھا پھولن دیوی بے کے

دھوڑ رہی ہے اب وقت۔؟

میں ڈھانگل بھرنے جا رہی ہوں پھولن نے کہا نہ کیا۔

اس ٹیلے کے چپے چلی چلا اکو نے ایک نیلی طرف اشارہ کیا لیکن

زیادہ دیر تک مت جا نیو راست بھول جائے گی۔

اگر راست بھول گئی تو تجھے توڑ دے لوں گی پھولن نے کہا اور ٹیلے کی

لوٹ میں چلی گئی وہاں پہنچی کہ اس نے سست کاتھیں کیا اور اپنی دلتا رتھ

کر لی جا رہا تھا اتنا دیر میں قہہ مٹا دی تھی جہاز یوں اور چوس

سے بگڑ چھاتی گال رہی تھی اور اسی غلطی پہرہ دینے والے ڈاکو کے

کان کڑے کر کٹی تھی۔

دوسرے ٹیپ کے عقب میں بچپنے کے بعد اس نے دوڑ لگا دی تھی اور وہ دوڑتی ہی بڑی گئی اس نے عورت کی پرہیزگار مورتی کی شکل جانوروں کی کیونکہ اس جانور سے جان بچا کر دو بھاگ رہی تھی وہ تمام جانوروں سے زیادہ خوفناک تھا۔

ایک طویل اور تھا اپنے اسے اس طرح کے بعد پانا خود اپنے گاؤں پہنچی تھی اس کے گھر واسے بھی بچہ ہے تھے کہ وہ خانہ لوں کے گھر میں محفوظ تھی اس کی ماں نے جب اسے پریشانی کے عالم میں دیکھا تو سر ہینے لیا۔

اسے رام اس نے کہا تجھے کیا ہوا کہاں سے آ رہی ہو اس وقت ؟
بھائی بھوتے بھوتے کہہ نے لگی بولی تھل سے پھرتے کر آ رہی ہوں
تیرے باپ نے تو پاکی دن پہلے تیرے بھوتے کی خبر سنائی تھی تو آج

کون آن ٹیل سے پھوٹی ہے۔

تو نے میرے دھوپ سے سینہ پر چھا کر دو ٹکے لھر کیوں نہیں لایا؟
پر چھا کیوں نہیں تھا۔ سو اس نے کہہ دیا کہ جو سے تھا کہ کھا کر وہ نے تجھے
اپنے گھر میں رکھ لیا ہے انہوں نے تیری بدعات پر جو ہیں۔ طرعی کیا
ہے اس کے بدلے تو ان کے گھر میں چا کر رکھی۔

انہوں نے اپنا پیسہ وصول کر لیا ہے۔

ابھی تو تو یہیں کہوے تھی کہ تو ٹیل سے پھوٹے لڑائی ہے۔

تو کیا جانے ماں کا اس دہس میں کتنی ڈیلیں تیں پھولن نے کہا بہ تو
پر دعا کرا کے ٹھیریت ہو۔

اس سے اپنے ساتھ لٹا آنے والے مٹکا لہکی کہا ہاں ماں کو نہیں
خانم یہ وہ یہاں کیسے کھاتی ہاں کہ وہ پر کیسے مٹکا لک ملتی جہاں
کے نہ پر ملی چاہی تھی اس نے سو پہا وقت ہمارے دشمنوں کو سہل کر

وہے نگار فخر رفتہ وہیں دکھ بھری کہانوں کو بھول جائے گی اسے سزا دے
ڈرنا کروں کا تھا لیکن وہ اس کے پیچھے نہیں آئے۔

پندرہ روز کے بعد پھولن نے ایک رہاگر کے کام سنبھال لیے اس
کے طور پر وہ اپنی بھوتی بیویوں اور بھائی شیوزائن کی دیکھ بھال بھی
کرتی شیوزائن سے اسے ہر گز چاہی ہوئی بہت قبی کیے تھے وہ اس کا اکلوتا
بھائی قہر و بہت سیدھا لڑکا تھا اور کوئی غلام کا نہیں کرتا تھا پھولن وہی
سوئی چڑھنے جاتی تو اسے بھی ساتھ لے جاتی۔

وہاں پر دونوں اور کھیلوں کے علاوہ وہ کھڑی بھی کھیلتے اور ٹوب لےتے
لگاتے کورٹوں کی مڑوں میں چھ سات سال کا فرق تھا لیکن پھولن
اس کی لڑتے پھولنے بھائی کا خیال نہ کھتی تھی۔

جب اسے حقہ سے کی ڈوٹی کے سلسلے میں لایا جاتا پڑتا تو وہ شیوزائن
کو بھی ساتھ لے جاتی دونوں بٹل گاڑی پر وہاں جاتے اور اگلی تاریخ

اے کراچی! جا بے عدالت میں اس نے بچے کر کے ہتھیاروں سے لگے
کے خلاف ایک لکڑی بھی مرے نہیں لگا ہو اس کے خلاف تھے ہتھیار
اور ضمانت منسوخ کر دی ہے تو اسے دوبارہ قتل کیا جائے گا۔

اس دوران سامان کا موسم شروع ہو گیا اور پارٹوں کی وجہ سے بلوان کو
حکومت پھینکنے کے لئے خاص دشواری کا سامنا کرنا پڑا لیکن حکومت
میں حاضری دینا بہت ضروری تھا موسم خلو کیسای کیوں نہ ہو غیر
حاضری کی صورت میں اس کی حفاظت منسوخ ہو سکتی تھی۔

جوانی ۱۹۷۹ء کی ایک شرمناک سڑک حادثہ سے زوروں کی ہارش ہو رہی تھی گاؤں کے سرچلے کا ایک سڑمہوڑا ہوا پہاڑی کے گھرنے پر دوسرے پر تک پنی میں ہیچا ہوا تھا اور برقی طریت بانسہ دیا تھا۔

اس نے آئے ہی کہا پچھو یہ وہی ہے جو میں نے بھولنے کا کلمہ سمجھا تھا۔

دیواری گھبرا کر پھوٹ گئی کیا ہوا؟

گھر کے دیگر افراد بھی وہیں جمع ہو گئے۔

دریا کے کنارے ڈاکوؤں نے اڑیوں لگا کر پتھر لگا دیں یہ حملہ کرنے والے تھے۔

پھولن بولی۔ پتھر تو میری مچکوں سے پڑے۔

گادوں کے ایک آدی نے ڈاکوؤں کی رہائی تیرا نام سنا ہے اور میں نے کہا ایک ڈاکو کہہ رہا تھا یہ پھولن دیو کی بیٹی کیا ہے ایک اور سے ہی تو ہے ہم ان ہی لاش کی ناک کاٹ دیں گے تاکہ وہ دھارو کسی کے ہاتھوں میں نہ پڑ سکے۔

جب پھولن کے گھر والوں نے یہ بات سنی تو وہ ہر نشانہ ہو گئے اور ایک دوسرے سے بچ پھنے گئے کہ اب کیا کیا جائے۔

دیواری نے پھولن سے کہا تجھے کہیں جا کر چھپ جا، جا چاہیے۔

تو کسی ہاتھ کر رہا ہے بھونکے کہ اس گاؤں میں ملے کون پناہ
وہ گاؤں تو میرے سامنے سے بھی بھاگ گئے۔

تو جلدی سے تھانے چلا ہوا اس نے شور مچا دیا پھپھنے پھپانے
سے کوئی خاکہ نہ ہو گا یہ ڈاکو سارے گاؤں کو صیبت میں ڈالیں گے
ابھی وقت ہے چپکے سے نکل جا۔

تیرا دماغ ٹھکانے پر ہے اور میں نے کہا ابھی تھا نہ یہاں سے تین میل
دور سے اس بارش میں تو میں قدم چلنا بھی مشکل ہے بابا۔۔۔۔۔ بابا۔

اگر بھگوان نے چنا دیا ہو تو اتنی یہ صیبت ہمارے سر پر نہ پڑتی۔

بھونکے سے بولی میری ان باتوں نے ہی ہمیں صیبت میں ڈال
رکھا ہے جتنی صیبتیں مجھ پر پڑی ہیں اگر بٹھے پر پڑیں تو وہ اب تک
ختم ہو چکا ہو چند دھڑکے اندر میں خود تھانے جاکر کی بارش ہے

تو کیا ہو۔

تو اس پرش میں انکی گھر سے نکلنے کی درخواست نے کہا ہے چار است
نہیک نہیں ہے۔

ہو نہ مگر میں نے اس کے تو ناک نہ کوئی چاہئے ہے۔

سو اس نے شوہر سے کہا تو ہی صحت کر کے انکی سے مانگیں مانگ کے
لے چلا۔

لیکن درخواستی چار نہیں ہو اس مانگیں چلوں نے چار دوسرے پڑا الی اور
گھر سے نکل گئی پھر زوروں کی پرش تھی ہر طرف پٹی ہی پٹی ٹھکڑا
تھا لیکن وہاں سے تین میل کے واسطے پر تھا چلوں نے یہ سارا واسطہ
ٹھکڑا دوزتے ہوئے لے گیا مگر چارے پالیں والوں سے ٹکڑے
تھی اور وہ ان سے مدد لینا پسند نہیں کرتی تھی لیکن اس وقت اس کے
پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا اپنے سے زیادہ اسے اپنے کنبے کی فکر تھی
جب وہ گاؤں کی حدود میں وہ ایسی پہلی تو راستہ گیری ہو چکی تھی اور

لکھیں وہ ہزار سناں پڑے تھے ہر طرف مکانوں کی پھاڑوں سے پہنے
 والے پرہیزوں کی پر شور آواز کو بڑی تھکی لیکن کسی انسان کی آواز
 سنائی نہیں دیتی تھی پھولن کا خیال تھا کہ اس کے گرد وائے پہلانی کے
 ساتھ اس کا اظہار کر رہے ہوں گے لیکن وہ سب گہری نیند میں ہے
 تھے جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو پھولن نے دیکھا کہ ان کے مونہٹی
 ہارٹ میں کھڑے ہیں، بے تھکن میں حیدرنگ کی دو گائے بھی
 تھی جسے وہ بہت پسند کرتی تھی، اگرچہ وہ بہت جلد بھی تھی اور ہارٹ
 کی وجہ سے اس کا برا حال تھا لیکن اس نے اندر جانے سے پہلے
 سارے مونہٹیوں کو پیچھے کے نیچے باغ حیا اور ان پر یوں ڈال دیں
 کہ پتہ کی آواز سن کر مواد کی آواز اٹھ گئی اور سب اسے پتہ چلا کہ
 ہیر پھولن جتنے اس نے سہارا کھول دیا، پھر یوں پھولن تو آگئی؟
 یہ سارے مونہٹی ہارٹ میں بھیگ رہے تھے پھولن اندر داخل ہو گئی کسی

لے ان کی پرواہی نہیں کی تھی مجھ سارے پیارے چاہتے۔

ڈاکوؤں کے ذریعے کوئی باہر نہ نکلے تھا تو جلدی سے کپڑے بدل لے
پولیس کو خبر کرائی ہے۔

رہت تو نکلا دی ہے پھولن نے کہا اور کپڑے تبدیل کرنے لگی تھوڑی
دیر سے اس کا بہن پہنچ رہا تھا پولیس وارڈ آگئے تھے بعد ہی آگے
گی۔

بھگوان کچھ زبردستی کا آپ تو سوچا۔

پھولن نے ملے جلے ہوئے ہنر پر لبثت لگی سوال نے اس کے اوپر
چارہ اور چارہ کے اوپر مجھے کپڑے ڈال دیئے بولی ماگر کچھ ٹڑخا ہوا
انٹنا مست ادھری چڑی رہنا.....

پھولن کچھ نہیں بولی وہ یہی امید کر رہی تھی کہ کوئی ٹڑخا نہیں ہوگی وہ
پولیس اور ڈاکوؤں کے ہاتھوں بہت تکلیف اٹھا چکی تھی اور اب مزید

ذاتِ رواشت نہیں کہ پابندیِ قسمی توڑی اور بعد اس پر خند غالب آگئی

نقرہ ہوا دیکھئے بعد کسی نے دروازے پر دستک دی تو مکی رات کے
وقت دروازے پر کون تھا؟ دستک دو پارو عائی دی سب کی آنکھ نکل
گئی لیکن کوئی اپنے بستر سے ہیر نہیں نکالو بلکہ بعد پھر سے سر بیچ
کے مار مکی آواز ابھری دو دروازہ کھولے گئے لئے کہہ رہا تھا یہ وہی
مازم تھا جس نے ڈاکوؤں کی آمد کی خبر دی تھی پھولن اور اس کا چھوٹا
بھائی پہلے کمرے میں سوئے ہوئے تھے وہاں کے ہاں باپ
دوسرے کمرے میں تھے پھولن کے چھوٹے بھائی شہزائے نے مازم
کی آواز سنی تو اٹھ کر دروازہ کھول دیا اس کے ساتھ ہی کوئی شخص اسے
ایک طرف ہٹا جا رہا تھا وہاں سے گیا اس کے پیچھے تھی آدمی اور تھوڑے
بھی اندر داخل ہو گئے شہزائے کے جسم پر پتلی طاری ہو گئی وہ دیکھ گیا

کس کو نے میں چھوڑ کھا ہے تو نے اسے۔؟

دوسرے دن ڈاکو سامان کو لٹٹے پٹٹے لگے انہوں نے بستر اٹھا کر باہر
پھینک دیئے ہمارے چائیاں اٹھ دیں ہمارے جی کام چھوڑے کرے میں
بھی کر۔

ہوئی کس دیکھ بڑھے ہمارے گھر نے کہا پھوٹن دیوی کہاں ہے؟
دیوی تر قمر کا بیٹا ہو اور اسکی قحی کی۔!

یہاں کہاں ہے ان دیوانوں کے اندر یہ سہارش کے پتھر ہیں
بڑھیا کہاں ہے قحی لادلی؟

ٹھکے ہوئے ہیں معلوم ہے قحی رات کو گھر میں قحی۔

ایک ڈاکو کو کسی سے ملے پتلی گئی ہوگی اس بڑھے کو نے پہلا ٹھوہی
بیچے پتلی آئے گی۔

اس بڑھے پتلی کو کہاں ساتھ لئے پھر رہی تھیں کہ وہاں سے انھیں تھام

تو گولی مار دو اس کو بول نہیں تو ابھی تیرے پیٹ میں سوراخ کریں گا۔

وکر مدلت نے رائل سیدھی کی تو دیر میں ہاتھ جڑا کر گڑا گڑا لے گا۔
پارہ گھر ٹیڈورائن کی طرف دیکھتا ہوا اس چوکر کے ساتھ لے چلا۔
اگر کپڑوں کے پچھڑکی ہوئی پھون دیر ہی ٹھکون سے یہ پراقتنا کر
رسی تھی کہ جلدی سے پولیس یہاں پہنچی جانے لگیں حقیقت یہ تھی کہ
ایرلی "فیسر نے پھون کی رپرٹ کا سنجیدگی سے نہیں لیا تھا ایک بے
مثبت بریکن لڑکی کی رپرٹ کی حیثیت کیا تھی پولیس ایک فریب
گاہک کے لئے آدھی رات کے وقت اچانک مقررین کرنے پر تیار
نہیں تھی۔

دوسری رات یہ تھی کہ آگاہوں نے اپنے چند "ہمیں کہ گاہکوں میں داخل
ہونے والے راستوں پر متعین کر رکھا تھا اگر کوئی پولیس پارٹی گاہکوں

کی طرف آتی دکھائی دیتی تو وہ محسوس سنگھٹ کے ذریعے اپنے
ساتھیوں کو خبردار کر دیتے۔

یہ گھر نے اس گیارہ سال ٹھونڈائی کو ہندو سے بکڑ لیا اور اسے ٹھیکہ بھرا
باہر۔ چھ لڑکے نے وہ بارہ چھٹیا شروٹ کر دیا لیکن اس کے ماں
باپ تو کھاسا نسی بھی آہستہ آہستہ سنبھلے تھے انہیں معلوم تھا کہ ان
ڈاکوؤں کی ٹھکر میں ہندی ہاں کی کوئی قیمت نہیں تھی مگر ان کے بی بی میں
آج ایک منٹ کے اندر پورے خاندان کو گھلٹی کر کے رکھ دیتے۔
وہ گرم طعنہ دینے سے لڑکھڑکھ کر بولیں جڑے پھوٹن کو ایک گھنٹے
کے اندر اندر ہارے ہوئے پر پھینکا ہوا چادر۔ پھر آ کر اس پھوٹن کی
لاٹھی لے جاتا۔

اس نے بچہ لیا۔ ٹھونڈائی چادر ہاتھوں کے نیچے رکھ کر ان کے
ساتھ نہیں جاؤں گا بھڑک کر انہیں نہیں جاؤں گا یہ لوگ بھڑکے

والہیں گے۔

اوستے چپ کر رہو مگر اگر تم نہیں تو ادھر ہی گولی مار دوں گا۔

تب پھولان کے صبر کا بیجا ظہور ہو گیا وہ پتروں کے نیچے سے نکل آئی اور بولی رہو مگر اس معصومہ بچہ کو دے دے اس نے حیرا دکھائی بکا زاناس
پر کیوں قلم کر رہا ہے۔

رہو مگر نے شیوزائی کو پھونکا دیا اور شعلہ لٹکیں نکل رہی تھیں پھولان کی
طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

پھولان رہی آگے بڑھتے ہوئی بولی مجھے بیٹے آئے تھے، تو میں آگئی
ہوں۔

شیوزائی وہ ذکر پھولان سے اپنی گیارہ مہمان نے اسے ہارو سے بکڑ
کر اپنی طرف کھینچا رہا وہ بکا۔ بے گناہ میں پر گرا رہا۔

رہو مگر بولا تو کہاں چکی تھی۔؟

[illegible]

میں لوٹ کے نہیں آ سکتی اس نے سر چمکے اور دم گھٹا دیا۔ ایک
 گھنٹے میں کھڑے ہو کر کھانا دیکھ کر بولے: "پہلے گاؤں میں یہ خبر پھیل
 اے گا کہ بھانجری اپنی مرضی سے اگواؤں کے ساتھ چلی گئی ہے اور
 بھانجری کو بھانجری کی کھانسی دے گا اس جوت کھانا قبول کر لیں
 گے کیونکہ وہ اس کے بارے میں ہمیشہ کسی بھی خبر کے منتظر رہتے تھے
 گاؤں کی لڑکیوں میں سکوت مرگ جاتی تھا وہاں کھانا پکوانے والے لوگ ہاگ
 پکے تھے اور ہر ایک کھانسیوں سے جھانک رہے تھے ہاگ دور جانے
 کے بعد بھانجری کے گاؤں میں رونے لگے اور وہاں کرنے کی آوازیں
 آئیں وہ تو آوازیں اس کے لئے ہنسی تھیں نہیں کیونکہ وہ اس کے گھر
 سے آ رہی تھیں اگواؤں کے ساتھ پھیر مانی کرتے ہوئے ہاگ رہے
 تھے اور ہاگ ہاگ کی کھانسی کرتی تو اسے دھکے کھانے پڑتے۔
 چند منٹوں کے اندر اگواؤں کے لئے ہوئے ہاگ کے کھانے پہنچ گئے

وہاں ایک کشتی ان کی منتظر تھی کئی کے قریب پہنچ کر بہرہ نکلنے پہاں کو
دھکا دیا اور کشتی میں بیٹھنے کا حکم دیا۔

ایک ڈاکو نے کہا..... سر وہ تہہ دار پہاں تو جاکہ اور تو.....
پر ڈاکو ہمیں کا یہ تھا کہ وہ پہلے پہاں کی ناک کاٹیں گے اور پھر اسے قتل
کر کے لاش دریا میں پھینک دیں گے۔

ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے بہرہ نکل کر پہاں کے لیے میں وہاں پہاں چھوڑی
سے ہر خدمت کرواتی ہیں۔

ڈاکو ہڈیوں کے دہنی زبہن میں احتجاج کیا کہ وہ خدمت کا حق تو میرا ہے
کیونکہ خواہی تجویز میری تھی۔

کشتی ہوئے ہوئے دوسرے ساحل کی طرف بڑھنے لگی!

یہ شیر کاٹھہر چہ کرم بہرہ نکلنے کہاں پہاں کرمت گا۔

شیر کے دوست بھی شیر ہوئے ہیں بہرہ نکلنے کو شیر چہا ہم بھی تیرے

جن میں تو بناراضیاں نہیں رکھے گا تو ہر کون رکھے گا۔

حکومت اگر سب خیرک ہو جائے گا مگر اس سے آگے نکلنے کی کوشش
ممت کر۔

پھولن پپ پاپ ٹنگی میں کی بحث میں ہی تھی اس سے آگے نکلے ہو
چکے تھے اور آنکھوں میں عین کی کوئی کرن ہوتی..... نہیں تھی اس
کی کیفیت اس شخص کی ہی تھی جسے حکمت ہر کی طرف نے ہلایا ہوا ہوا۔
کشتی دوسرے کنارے پہنچی تو سب دیر آگے کسی نے پھولن کو دھکا
دیا اور اسے چلنے کا حکم دیا۔

ان کا دیر و سناٹے ہی تھا وہاں سو بیویاں کو انھیں دیکھ کر آکر رہے ہو گئے
اور پھولن پہ غمر سے چست کرنے لگے ہر گھر پھولن کو ایک پکارنے
سے شامیہ نے کھڑے ہو کر نکل کر آگے دیکھ کر مہمانانہ انداز سے مل گیا
رہا تھا وہ آج یہ چھوڑی اس لیے کہ یہ ہے۔

تو چھوڑی کی ٹکڑی کو کریم بن کر مرنے کہا اس نے۔ رہنے کا بندوبست
بھی ہو جائے گا تو اپنی ٹکڑی۔

کریم بکھوڑے چپ۔ ہاتھوں اور سر اٹھال ہے جس کی یہاں سے نکال دینا
چاہیے۔

ہم رات میں گزاریں گے جو گرنے کا ہر سما چھا نہیں ہے کل صبح
یہاں سے روانہ ہوں گے۔

میں اس چھوڑی کی وجہ سے پریشان ہوں وہاں تو کہ گاؤں والے
پہلیں کو بلا لیں۔ ہمارے گھر گاؤں میں موجود ہیں اگر پہلیں جاتی تو
ہمیں اطلاع مل جائے گی۔

یہ لڑکی بہت لطیفہ کہ ہے ہارو کر مہلات نے کہا یہ ایک دفعہ پہلے بھی
ہاتھوں سے نکل کر جا چکی ہے وہاں تو کہ یہاں وہ اب بھی نکل جائے اور
پہلیں کو ہمارے ڈیرے سے ہمارے محل بتا دے۔

ایک ڈاکو والا ٹھکانا کھانسی سے ایک آدھی سے پچھلا ہے کہ یہ تو نے
میں رہت نکھا آئی ہے۔

ہاں کھر پھون کی طرف ٹھوڑا کھوں دی کیا یہ کی ہے؟

میں تو کبھی نہیں گئی پھون نے جواب دیا مگر میں پڑی سو رہی تھی اچھی
بارش میں کیسے دیر نکلتی۔

یہ جھوٹے ہوتی ہے ڈاکو نے کہا خیر دینے والا ٹھوڑے کا آدمی ہے
جھوٹے نہیں بول سکتا اس کا کہنا ہے کہ اس نے اپنی آنکھوں سے اسے
آتے جاتے دیکھا تھا یہ پھر کری تو تفت ہے تفت۔ ایک عجز ہارش
میں تو کوئی سورا بھی دیر نہ ٹھک سکے۔

ہاں کھر نے پھون کی پانچ بڑے فیسے سے اٹھ دیا کھوں دی کہنی

جھوٹے ہوتی ہے کس باپ کے پاس گئی تھی یہ تو لکھا ہے؟

پھون کا صبر کا پتہ ظاہر نہ ہو گیا بولی۔ تیرے باپ کے پاس گئی تھی۔

یہی کہہ کر نے پھوٹنے کے نہ پر پھیر رہا اور حویلی پڑتی بھی ہے۔
پھوٹنے پکڑا گئی رہ کر نے قہقہہ لگایا اس کے ہاتھی بھی قہقہے میں شامل
ہو گئے تھیں وہ کرم ہڈاں نہیں بننا۔

رہ کر ہوتا سے ٹھم کر دھور رہا پھر ایک طرف ٹھہر رہے وہ اس نے کہا اس
پر ہاتھ اٹھانے کا کیا فائدہ۔

رہ کر نے وہ کرم لگور ہونی ضروری ہے تجھے اس سے۔

عورت پر ہاتھ اٹھانا نہاری شان کے خلاف ہے۔

وہ کرم ہڈاں عورت کی سرعام ہڈاں لیل پسند نہیں کرتا تھا۔

تو کسی سندر میں چہا پہا رہ کر نے وہ کرم ہڈاں سے کہا ٹھکے بڑول داگ
پہنڈ نہیں تیرا۔

اس میں بڑولی کی کوئی بہت نہیں وہ کرم ہڈاں نے کہا میں تو صرف یہ کہتا
چاہتا ہوں کہ اس چور کرنی کو مارا کوئی پہا بھڑی نہیں ہے۔

مجھے دھمکا رہا کہ بھاگ گئی تھی ہاں مگر پھول کا ہار دوسرے روز تاج ہو گیا اس
 اسے توڑا اسحاق نکلا، پہچانتا ہوں تاکہ یہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے
 پھول نے اپنا ہاتھ پھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے ہاں مگر کے ہار پر
 کاٹ لیا ہاں مگر نے اسے من پر گرہیں پھول بٹختی ہوئی اٹھی اور ہاں
 مگر کے چہرے پر ناشوں سے حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن، کامرہی
 اور کوہنے پر پڑنے والی حالت کی وجہ سے دوسری ہو گئی لیکن پیچھے نہیں
 ہٹتی اور ڈاکوؤں کے سروار پر کئے پر سامنے لگی تو ای الجھتا ہاں مگر پر ان
 نکوں کا کوئی اثر نہ ہوا وہ قہقہے لگانے لگے جس معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس کی
 مزاحمت سے محظوظ ہو رہا تھا دوسرے ڈاکو بھی اس دھمیانہ ٹیکل سے
 لطف اندوز ہو رہے تھے ہاں مگر نے، ٹھکانا کر پھول کو کراہے کی
 کوشش کی تو ٹوٹ بھی رہی تھی لڑھک گیا دونوں گیلی زمین پر لوٹ
 پڑے ہو گئے۔

وکر مدح اٹھ کر رہے چھا گیا۔

وہاں نیت سوز کھیل بہت دیر تک جاری رہا پھولن کی ٹخیں پور

ا اکوڑی کے قصبے رنگ کے خانے میں گوبتے رہے تقریباً ایک گھنٹہ

کے بعد وہ کھیل ختم ہو گیا پھولن کی ٹخیں سسکیاں میں تبدیل ہو گئی

تھیں پور وہ اپنی روت کے تاروں کو اٹھا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

بارہ گرنے اسے ایک آخری اسٹریک کی پور کہاں دفعتاً تڑپاگ

گئی تو میں میرے پھولے پھاٹی کھل کر دوں گا۔

یہ اس تین روزہ دھبہ کا پہلا دن تھا جو پھولن روپی کے مقرر میں لکھی

ہا ہنگی تھی بعض لوگ جس کا ہم کو ایک دن کر پتے ہیں وہاں کے

معمولات میں شامل ہوا ہے، ہے بارہ گرنے کی ایسی ہی لوگوں میں سے تھا

اس نے پھولن کے ساتھ گلے میں بھی وہی طاک کیا اس نے پہلے

دن کیا تھا گلے روز اس نے اپنے حقے کو کوچ کا ٹکڑا تو آڑیوں کو

پولیس کی مگرانی پر مامور کو یہ وہ ایک منٹ کے لئے بھی امن کی فکروں سے دوغٹ نہیں ہو سکتی تھی۔

دکرم ہلان کو یہ صورت حال پسند نہیں تھی اور وہ یہ فکر کا بھانسنے کا کوئی موقع نہ ملتا تھا کہ چاہتا تھا لیکن یہ جنگی ہنگامہ خفاقی کے کسی پیمانے کا تسلیم نہیں کرتے جو چچا انہیں ابھی گنتی ہے اسے اس کی قیمت پر چھوڑنا پسند نہیں کرتے اور محض وہ حالت طاق کرنے والے کو قتل تک کر ڈالتے ہیں۔

یہ فکر انہیں نے اس وقت اٹھل کان مشرور سے ہو کر انہیں نے یہ فکر کا بھانسنے ہوئے کہا وہ بھی انہی جنگوں کا شیر قہمور ہے۔ یہ وہ ہے کا ایک تھا۔
نہ سے نہ سے سورہاں کا امن کہ کا پتے تھے لیکن وہ ایک عورت کی جہ سے مر گیا۔

یہ فکر انہیں کان ہوئی کیا تم تھے جنگی دے رہے ہو کہ نہ؟

صرف مجھ پر ہیوں، مگر یہاں سے یہاں صرت لعل کلاں کے آکر رہے
ایک آدمی نے کوئی ہار کر ہلاک کر دیا تو اس پر یہ لعل کلاں کی وجہ
سے ہوا تو۔

تم کہنا کیا پا جے ہو؟

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس لڑکی کو تم جو سب کے سامنے اٹھائی کرتے
ہو یہ اچھا نہیں کرتے، لکھنا رہے کہ اپنے ہی آدمیوں میں سے کوئی
تمہارے خلاف نہ ہو جائے۔

کسی اور کا تو مجھے پتہ نہیں پر تم ضرور میرے خلاف جوتے ہمارے ہو۔
دیکھو یہ وہی تمہارے دوست ہیں اور دوست دوست ہے جو دوست کو
خطرے سے آگاہ کرے اور غلام کام سے روکے۔

یہ کہہ کر لکھنا گئے وہ وہاں پہنچے مجھے بھی جانتی کا حق ادا کرتے ہوئے
خطرے سے آگاہ کر دینا چاہیے تو سو میرے دوست ہیں انہی نے کی

کوشش مت کر رہی صاف راستے پر چلنے کا کام ہی ہوں گے۔

دکرم نہ موٹا ہو گیا وہ بکھڑا کہ ہر گھر بٹھنے اور گھٹنے کی حدود سے دور جا

چکا ہے تیسرے روز انہوں نے گناہوں میں ایک مقام پر رات

گزارنے سے لے کر پہلا رات کے کھانے سے بعد ہر گھر نے

مضبوط معمول پھوٹا دیوی کے ساتھ غلامانہ سلوک شروع کر دیا دکرم

رات کے بھر کا پانی نہ لے کر چکا تھا وہاں کھیل کا ختم کرنے کا فیصلہ کر

چکا تھا وہ ہر گھر کے سامنے جا کر کھڑا ہوا کیا وہاں سے کہا کہ وہ پھوٹا

پر غم کرنے سے باز آ جائے۔

علم..... وہ گھر نے جواب دیا ابھی تک تو میں نے علم نہیں کیا

لیکن آج میں تمہیں بتا دوں کہ علم کیا ہے اس نے اپنی ہنر سے کی

طرف دھری وہ پھوٹا کی طرف بڑھا

۱

دکرم ہر اپنی رات بھر کرتے ہوئے وہاں سے آ کے ایک

قد مہنگی نہ لگے۔

یہ گھر کا چیرہ خاص سے سرٹے ہوئے اور وہ عیڑی سے اپنی رانگل کی طرف
بڑا عاجز بھی اس کی لعلی قلمی و کرم نے اپنی رانگل کی لیلی وہاں ہی اور
ایک ہی گولی سے یہ گھر کا خندا کر دیا یہ بچہ کہہ دے مگر سہوہاتھوں
نے اپنی رانگلیں بلکہ کر لیں لیکن و کرم دات نے ان دونوں کو لگی شوٹ
کر دیا داتی ڈاکو کو کھنکھوٹے۔

اور کون ہے اس لاش کا سماجی جو کرم چارہ عورت کو تاشا لہانے والوں
کا بھی انجام ہوتا ہے آٹ سے شک تم لوگوں کا سردار ہوں جس کو میری
سرداری حضور ہے وہ وہ پندار سے نے شک کسی کو مجھو نہیں کروں گا یہ غوثی
کا سدا ہے۔

بہتہارے ساتھ میں ٹکڑے کہا ہمیں بھی یہ گھر کی دیکھیں ہتھ نہیں
تھیں۔

و کرم بدلت پھلون کے سامنے کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال
 ہو اور پھلون دیکھی؟ آقا سے تم میری دو تھیں کوئی اعتراض تو نہیں۔
 پھلون کو چاہے میں رو لی۔ مہل سونٹھیوں کو بھلا کیا اعتراض ہو سکے ہے
 اب تو انہوں کی طرف توجہ کی و کرم نے اسے جھٹک دیا یہ ہے ہم
 رہتے ہیں تو بھی ویسے ہی رہے گی کیا تجھے اس جنگل کی موت کی خوشی
 نہیں ہوئی۔؟

ایک جنگل کی موت سے کیا لڑائی پڑے ہے پھلون نے کہا۔

مجھے اب تک سب ایسے ملے ہیں جانور، جنگل، وحشی!

اپنی اپنی قسمت کی بات ہے و کرم نے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کو

اٹھوں اور کھانے پکانے کے بارے میں جو بات دینے لگا۔

و کرم ہاتھ لے رہا تھا تو قتل کر کے جس گروہ کی قیادت سنبھال لی تھی

اس کے اصل ایڈ رہ رہا تھا کہ بھائی تھے جو ایک ذمہ داری کے جرم میں بھل

کاٹ رہے تھے ان کے ہم سہری رام پورہ لے رہا تھا۔ وہ بھی تھے ان دونوں کو
 وادی پنجاں کے قصباتی کہا جاتا ہے یہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرنے کے
 بعد ان کے گزے گزے کر دیتے تھے لیکن جب وہ گز رہے تو
 پولیس ان پر سوائے چوری کے کوئی الزامات نہ کر سکی کیونکہ
 مقتولین کے درمیان کے خلاف ذہنی حکومت ہوئے خوف کھاتے
 تھے یہ دونوں بھائی جس راستے سے گزرتے اس راستے پر چاہی اور
 برہادی کی راستا نہیں چھوڑ جاتے وادی پنجاں اور ہندو مل کھنڈ کے ڈاکو
 بھی ان سے ڈرتے اور ان کے راستے میں گئے سے گریز کرتے
 واکرم دت کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے دو بڑے گجران کا، سپتہ اور جاتم
 مقام سرواہ کی حیثیت سے کام کر رہا تھا سپنٹل میں انہیں پانچ گجر کے
 گتل کی اطلاع ملی تو دونوں تخت پر افرودخت ہوئے۔

سری رام غصے کا اظہار کرتے ہوئے یہ ہنگامی کیوں لاوا دیا، واکرم دت تو

بھاری جوتیاں سیدھی کیا کرتے تھے آج یہ بھاری گھڑی پر بند کیا ہے۔
 جب بچے کی موت آتی ہے تو وہ انک کی طرف نہ کر کے ہونٹے لگا
 ہے اور رام نے کہا نکل سے چھوٹے کے بعد اس کی دایاں نگاہوں کو
 دیکھیں گے۔

”مھوئی اچکا ہے۔ سری رام نے کہا ہمارے لئے تجربی کیا کرے تھا ہم
 نے اس پر توں کھا کر پنے کرو جس شامل کر لیا تو اس کا دماغ خراب
 ہو گیا۔

برتن دھوئے اور سامان اٹھا ہوا اس کا کام تھا اس نے رائٹل اٹھا کر اپنی
 موت کو دیکھ دیا ہے اور سنا ہے کہ اس نے ایک پورے بھی دیکھی ہوئی
 ہے۔

اس کا کام پھولوں دیوی ہے سری رام تنک نے کہا اور یہ بھی بچے ذات سے
 تعلق رکھتی ہے میرا بس چلتے ہیں نیکل کی دیوار تو ذکر نکل جاویں اور

دونوں کی کھال کھینچ لیوں۔

دو شور و غور سے کہانی کا کیڑا ہو رہا شکونی کی بدست لگتے تھے شور و غور

سے نفرت ان کے طوں میں شامل تھی اور یہ نفرت نسل و نسل میں آ

رہی تھی وہ شور و غور کی برائی کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

بارہ گز کی سوت کے بعد کرہدات نے پھان کے ساتھ اچھا سلوک کیا

اور چند روز کے اندر پھان کو وہاں حوالہ دے دیا وہاں کی اچھی تھنے گی بارہ کی

سوت کے بعد اس کے بھائی کے اٹھواکھٹروں کی کیا تھا اور اگر وہ

چاہتی تو اپنے گھر جا سکتی تھی کیونکہ کرہدات نے اس پر کوئی پابندی

نہیں لگائی تھی اسکے سامنے گھر کے دروں سوائے جسے گھر و نہیں لگی

اور کرہدات کی سرپرستی میں اس نے تحفظ محسوس کیا اس کی خاطر، گرم

نے نہیں آئی تھی کچھ تھکاوٹوں میں اس سے لئے دلچسپ رسوائی کے

سوا کیا ہے اس کا روز عذاب و سے تحفظ فراہم کرنے میں نہ کام رہا تھا

چند ماں نے بڑے لوگوں کے درمیان عزت محسوس کی اور انہی کو اپنا
 کہہ سمجھا شروع کر دیں ان ڈاکوؤں میں ذیادہ تر شادی شدہ تھے اور
 اکثر اپنے بھائی بھائی سے ملنے رہتے تھے تاکہ یہ ایک خطرے کی بات
 تھی یہ لوگ کثیر تعلیم یافتہ انوں کے گرو تھے اور ان کے گاؤں
 گھانچوں کے درگرو چھ مکمل کے دائرے میں پھیلے ہوئے تھے وہ
 غریب خانہ انوں سے تعلیم رکھتے تھے اور ان کی پرورش حالت
 میں ہوئی تھی تقریباً سبھی کو یہ شکایت تھی کہ ان کے باپ ان سے ملنے گیا
 کرتے تھے اگرچہ بھوئی بھوئی غلیوں پر ان کی پٹائی ہو جاتی تھی،
 انہیں کے دھرم بن نے ان کی تعلیم ہو رہی تھی کی بھی پرورش میں کی تھی
 انہی ان کے ساتھ ساتھ ساتھ اس بات کی اہمیت دیتے تھے۔
 یہ جو انہی لوگ بھوئی بھوئی کو اچھے لگنے لگے کیونکہ ان کے درمیان
 وہ خود کو مضبوط اور بے خطر محسوس کرتی تھی بلکہ وہ اس کی عزت بھی

کرتے تھے کیونکہ وہ اس کے سر پر کی منظر و نظریں و کرم نے اسے جنگل
کی زندگی کے طور پر سچے سچے بھی سمجھائے شروع کر دیے تھے۔

ایک شام وہ بھاؤ کے گرد بیٹھے کھانسی رہے تھے تو واکرم نے
پھولیں لگاتیا کہ وہ آتی ہو گی، کک کا نا پاتا تھا۔

کیوں رہے۔ پھولیں نے کہا تو میری، کک کیوں کا نا پاتا ہے تو اس
نے حیرا کیا بچا تھا۔؟

اس لئے کہ تھکے تھکے سے بہت ہوتی تھی واکرم نے کہا بہت بہت ہو
ہوا ہے تو، کک کاٹ لیا ہے۔؟ تھکے تھکے سے بہت نصرت واکرم نے کہا
میں تو سمجھا تھا کہ تو میرے پاس آئی ہے تو چپے ہوئے؟ تمہی لہرن
پار کجری بھولی میں ہا کرے۔

لو یہ بھی بات کہ سو میں نہ تھکے پاس آئی تھی لہرن اس دور کرے
پاس تھکے تو سر پہانے کے لئے نکالنے کی ضرورت تھی کیلاش نے

مجھے ادھر بھیجا جس جلی آئی اگر یہ معلوم ہوتا کہ وہ مجھے دیکھوں گے
بھیج رہا ہے تو میں کبھی یہاں نہ آتی۔

دارم پر خیال کیجئے میں نے اکیلاش نے میرے بارے میں جو کہتا تھا
اسے ہی کر میں تیرا چہرہ نہ ہو گیا تھا۔

یہ سن کر پھوٹن کو کیا لاش پر بہت غصہ آیا وہ اس کا شوہر ہونے کے باوجود
اسکی ہاتھیں کرتا پھر تھا چہاں نے اپنے غصے کو ظاہر نہیں کیا۔

دارم دل نہ داتا جہاں رہتا ہوا وہاں جب میں نے کوہانی میں بھی بار
تھے دیکھتا تھا تو اسی وقت دل بہا دیتا تھا میرا خیال تھا کہ اب بھی میرے
لئے یہاں ہی مہسوں کرتی ہے۔

پھوٹن گلا کر ہوئی۔ پرائی جی کو اسکی نگہوں سے دیکھ کر تجھے شرم نہ آتی
جب تو کیا لاش کی جی کہی تھی اس نے بھی بتایا تھا کہ تو اسکی
دوست ہے مگر اور کچھ نہیں تو میں تیرے دوست کا دوست تو تھا ہی

لیکن تو نے آنکھیں کراہی میری طرف نہ دیکھا تھا اگر ہوا گھر اڑی نہ
 کہ تو اس برسات کی رات میں ضرور تیری ناک کاٹ ڈالتا، یہاں چھا
 ہی ہوا۔

کیا چھا ہوا؟

یہی کہ گرنے والے میرے حواس نہیں کیا اور نہ میں بہت لمبے میں تھا
 اور ضرور تیری ناک کاٹ دیتا۔

اور پھر گی تو اپنے کو سورا جگے ہے ایک عجیب و غریب کی ناک کا ناکوں
 سا مشکل کام ہے یہ تو ایسی ہی ہے جیسے کسی لی کی دم کاٹ دی جائے۔
 غیرت لگی تو کوئی چھ ہوا ہے۔

پھلن کر مہی ناک پکڑتی ہوئی پوئی کیا ساری حرات ناک کے اندر ہی
 ہوا ہے۔؟

وہ کرم نے قبضہ لگایا لیکن پھلن دیوی بنجیدوری۔

جس مرنے والے کو وہ چہرے ہوئے تھے اس کے اوپر ایک سونے پڑے
 کی چار تختی ہوئی تھی پہلوئیں اس چادر کو کھینچتی ہوئی یوں یہ چادر کیوں
 اوپر جان رکھی ہے۔

بات یہ ہے کہ پہلیس چار وقت نہاری تاک میں رہتی ہے کرم نے کہا
 اگر انہیں جنگ میں کہیں دھوئیں آگ لگائی، سنا تو دہڑا لگے
 جانیں گے کہ دھوئیں دھلی چمکے پر کوئی انسان موجود ہے اور ان جنگوں
 میں زانگوں کے سوا کوئی دوسرا انسان قدم نہیں رکھتا یہ چادر دھوئیں کو
 اوپر نہیں جانے دیتی۔

پہلوں لکھی جاتی ہوئی یوں پہلیس سے بچنے کے لئے تم لوگ اور کیا
 کچھ کرتے ہو؟

ہارم نے غلبہ کو انکھروں سے اس کی طرف دیکھا کیوں؟ کی نہاری
 مخبری کرنے کا ارادہ ہے؟

ہو بخیری کرنے کا کیا فائدہ؟ پس اسے تو تم لوگوں سے انگی رہے۔
۱۹۸۱ء کی بات ہے۔

کیا تو ہم کو برا سمجھتی ہے۔

میرے بھگنے سے کیا ہووے؟ کیا تم اپنے آپ کو اچھا سمجھو۔

اس خنڈ میں کوئی بھی اچھا نہیں ہے، کرم نے کہا، ہمارے سے ہیں اور
ہر سے ہی نظر آتے ہیں، پندہ وہ رہے وہ ہیں، جو کہ کے پانی اور تن
کے اٹلے ہیں، اندر سے، رہ رہتے ہیں اور وہ پر سے صاف نظر آتے ہیں
جنگ کفر بہ دیتے ہیں۔

جو بہاری ہے یہ